الاعلون ان کنتم مومنین
القرآن الحکیم

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷/۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

جلد ۲ | کلکتہ: چہار شنبہ ۲۰ صفر ۱۳۳۱ ہجری | نمبر ۴
Calcutta: Wednesday, Janunry 29, 1913

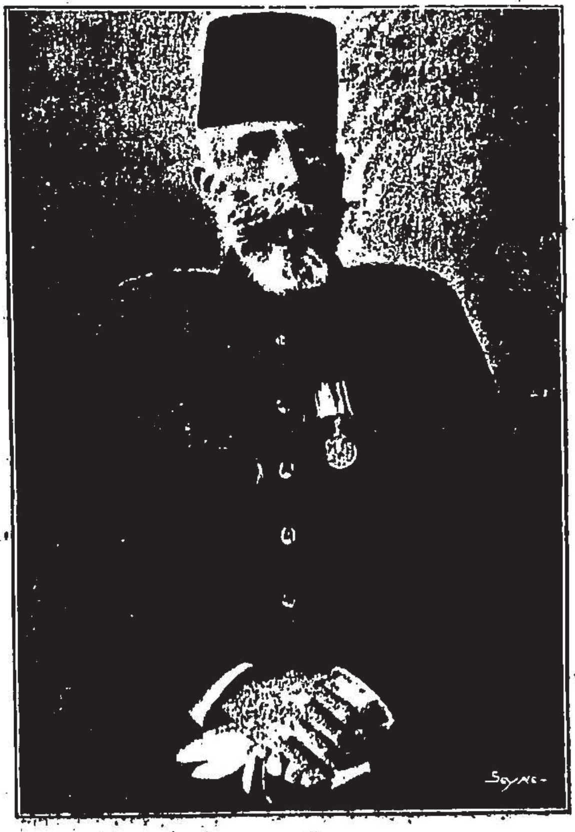

شمارہ تین آنہ

آمدي اے قبلۂ جانہاے پاک   خیر مقدم، مرحبا، روحي فداک
گر غبار آلودہ گشتي، باک نیست   اے ہزاران دیدہ در راہ تو خاک!

— * —

ثم جعلناکم خلائف فی الارض، لننظر من بعدهم کیف تعملون؛

(١٠ : ١٥)

— * —

" شوکت "

البطل الدستور: غازي محمود شوکت باشا القریشي الفاروقي

(صدر اعظم و سپہ سالار افواج عثمانیہ)

— * —

محمود شوکت پاشا نے کہا: "ہم یقیناً تلوار کھینچیں گے، اگر جنگ اور اسلامي دنیا کي سلامتي، ان چیزوں میں سے کسي ایک کے اختیار کرلینے پر مجبور کیے گیے.

(ریوٹر ایجنسي - ٢٦ جنوري)

خاص نمبر متعلق انقلاب عثماني

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت
٧ - ١ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکته

عنوان تلغراف
« الهلال »

قیمت
سالانه ٨ روپیه
ششماهی ٤ روپیه ١٢ آنه

الهلال

ایک هفته وار مصور رساله

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad.

7-1 McLeod Street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

نمبر ٤ — کلکته : چهارشنبه ٢٠ صفر ١٣٣١ هجری — جلد ٢

Calcutta : Wednesday, January 29, 1913

فهرس

— * —

شذرات
مقالهٔ افتتاحیه
حیات بعد الممات
پیغام ممات ٥
حیات بعد الممات ٤
قتل الغراصوان ٧
در اسرار جد و جهد ٧
جاء الحق و زهق الباطل ٨
ناموران غزوهٔ بلقان
سرگذشت انقلاب
تراجم احوال (به ذیل مقالات)
سیرة نبوي (٢) ٩
شئون عثمانیه
قسطنطنیه کي چٹھي ١١
دول یورپ کي آخري یاد داشت ١٢
القواے جنگ کے بعد ١٣
برطانیه بلغاریا و سرویا کي دیرینه دوست هے ١٤
ادبیات
قطرات اشک ١٥
غـزل ١٥
مراسلات
مسلـم لیگ ١٦
فکاهـات ١٦

تصاویر

— * —

هز ایکسلنسي محمود شوکت پاشا جدید صدر اعظم عثماني (صفحه خاص)
مسجد جامع سلیم کي محرابیں واقع ایڈریا نوپل ٥
طلعت بے ٦
مرحوم ناظم پاشا ٧
کامل پاشا ٧
غازي انور بے درنه میں ٨
نیازي (٨ الف)

شذرات

تلغراف خصوصي

—:*:—

(١)

بجواب " الهلال "

—:*:—

(قسطنطنیه : ٢٣ - جنوري ٦ بجے)

هاں یه سچ هے که غدار وزارت نے صبح کے ١٢ بجے ایسا کرنا چاها تها' لیکن قبل اسکے که رات کي تاریکي پهیلے' الله کي روشني نمودار هوئي' اور اس نے اپني تلوار همارے هاتهوں میں دیدي - سپاهیوں کے هجوم' افسران فوج کي برهنه تلواریں' پبلک کے نعره هاے جوش و خروش' اور ایک تغیر خواه عرضداشت کے ساتهه جسپر ٥ - هزار دستخط کیے گیے تے' (انور بے) نے قصر کا محاصره کرلیا - اگرچه کهڑکیوں سے گولیوں کي ایک هلکي سي بارش هوئي مگر وه فاتحانه قصر کے اندر داخل هوا اور وزرا کو حکم دیا که اپني کرسیاں کو خالي کر دو - بغیر کسي توقف کے وزارت مستعفي هوگئي اور اس طرح یه دوسرا انقلاب عثماني هے جو بغیر کسي کشت و خونریزي کے اختتام کو پهنچا' اگرچه ناظم پاشا اپني غلطي کا آپ شکار هوا -

محمود شوکت پاشا نے نئي وزارت مرتب کرلي هے' اور اس نے اپني پالیسي کا اعلان کردیا هے که عزت ملي کو بچالیں گے یا اپنے اپ کو فنا کردیں گے - ایڈریا نوپل کي " جامع سلیم " اسي وقت دي جاسکتي هے' جبکه قسطنطنیه کے جامع " صوفیا " کو مسخر کر لیا جاے گا -

اب موسم بدل گیا هے - همارا مقصد اسکے سوا کچهه نهیں هے که اسلام کي عزت کي حفاظت کریں' اور اگر نه کرسکیں تو مٹ جائیں - یقین کرو که هم مٹ جائیں گے مگر تم کو دنیا میں شرمنده نهیں هونے دینگے - پس اپني دعاوں میں هم کو نه بهولو'

اور اعانت کرو که اعانت کا وقت کل تک نه تها' اسي وقت اب آیا هے -

دنیا نهیں سمجهه سکتي که صرف ۱۲ گهنٹے کے اندر اس عظیم الشان واقعه کے اسباب کیونکر فراهم کیے گیے ؟

(مصباح الدین شریف)

(۲)

هز ایکسلنسي محمود شوکت پاشا

کا تار بنام الهلال

—:*:—

(بجواب تلغراف تبریک و خیر مقدم)

—*—

۲۳ - کي شام کو هم نے ایک تار تبریک و خیر مقدم کا هز ایکسلنسي کے نام بهیجا' جسکے اخر میں یه الفاظ تهے :

" هم خوش هیں لیکن خدا کیلیے هم کو اور زیاده خوش کیجیے اور اطمینان دلائیے - لوگ پریشان هیں اور آپکا اقرار سننا چاهتے هیں که عزت اسلامي کے تحفظ کو اپني زندگي پر ترجیح دیجیے گا - ایسا نهو که نرغهٔ اعدا و هجوم مصائب آپکے ارادے کو متغیر کردے "

اسکے جواب میں یه تار آیا :

(قسطنطنیه : ۲۸ جنوري ۳ - بجے)

آپکے خیر مقدم اور اظهار محبت کا دلي شکریه - یقین دلاییے که هم نے اسلام کي عزت و ابرو کی حفاظت کا قطعي اور حتمي اراده کر لیا هے -

(صدر اعظم : محمود شوکت)

ان الله اشترى من المومنين انفسهم و اموالهم : بان لهم الجنة

في الحقیقت ترکوں کي مدد کا اصلی وقت کل تک نه تها بلکه اب آیا هے - کل تک همکو معلوم تها که کامل پاشا کي پارٹي بر سر حکومت هے' اور وه اسلام کي آخري امیدوں کي پامالي پر تلي هوي هے' لیکن تاهم هم مجبور تهے که وهاں جو کچهه هو رها هے اسکي پروا نه کریں' اور صرف اپنا فرض اسلامي دیکهیں - لیکن اب ملک کے حقیقي خادم اور سچے حامیوں کو خدا نے بهیجدیا هے' تاکه حفظ خلافت اسلامي کیلیے ایک اخري سعي کریں - پس هزار حیف هے مسلمانان هند کي غیرت و حمیت پر' اگر وه تار پر تار بهیجکر ترکوں کو جنگ کی ترغیب دیں' اور جب وه کهڑے هوجائیں' تو انکے زخمیوں اور مصیبت زدوں کو بهول جائیں -

هم نے اجتک صرف فراهمي اعانت کي ترغیب و تشویق کو اپنا فرض سمجها' اور بقدر طاقت اس جهاد لساني کي سعي کي - البته بغیر تحریک کے جو حضرات دفتر الهلال میں چنده بهیجتے رهے' انکے لیے ایک فهرست کهولدي تهي - لیکن آج پهلي مرتبه ناظرین الهلال سے التماس کرتے هیں که وه گو ابتک بارها اس مد میں روپیه دیچکے هونگے' مگر الهلال کي فهرست تو اب تک انکي شرکت سے محروم هے - خدا را اسکي طرف متوجه هوں !

یه التماس خاص هے عام طور پر تمام اخوان ملت سے التماس هے که ڈاکٹر مصباح الدین کي اپیل سے خدا را اغماض نه کیجئے که وقت وه آگیا هے که تمام دنیا آپ سے اغماض کرنے والي هے - مالي مدد جس قدر هوچکي هے' اس سے اب دو چند کا وقت سمجهئے - روپیه بهیجنے کیلیے محفوظ ترین ذریعه یه هے که " عمر نسیم بک وائس پریسیڈنٹ هلال احمر " کے نام بهیجیے - دوسري حالتوں میں طرح طرح کے خدشات هیں -

هفته جنگ نئي وزارت نے اعلان کیا هے که وزارت خارجه کے تقرر میں دقتوں کا سامنا هے' تاهم وه دول کو زیاده دیر تک منتظر نهیں رکهے گي' اور اگر تقرر میں تاخیر هوي تو جواب دیدیا جاے گا -

سچ یه هے که موجوده وزارت کا هر عهده همتوں اور ارادوں کي سخت قربانیاں کے شرائط سے مشروط هے' علی الخصوص وزارت خارجیه کا عهده' جسکے قبول کرنے سے قوي سے قوي فرض شناس دل بهي لرزتے هونگے -

تغیر وزارت کے متعلق بعد کي تفصیل سے معلوم هوتا هے که سب سے پہلے قومي گروه کو روکنے کي کامل پاشا کے ایڈي کانگ نے کوشش کي تهي - جسکے حملے کا فوراً جواب دیاگیا - اسکے بعد ناظم پاشا غضب آلود هوکر باهر نکلا' اور افسوس هے که ملت پرستوں کے هاتهه سے اسے موت نصیب هوي -

معزول وزرا دوسرے دن دو بجے تک نظر بند رکهے گئے تهے مگر اسکے بعد رها کردیے گیے -

انگلستان نے دو جهاز قسطنطنیه بهیجدیے هیں - فرانس نے حرکت کے لئے حکم دیدیا هے - بلقاني وکلا سر ایڈورڈ گرے سے سرگرم مشوره هیں' مگر ساتهه هي شکست صلح سے عجیب طرح گریز کر رهے هیں -

موجوده حالات کي بنا پر دول کے ائنده رویے کا صحیح اندازه مشکل هے - نیز نهیں کها جاسکتا که نئي وزارت کو عنقریب کن حوادث سے دوچار هونا پڑے گا ؟ اتحاد و ترقي نے تلواروں کے سایے میں اپني وزارت کا اعلان کیا هے - مشکلات بے حد و شمار' مالي مسئله مقدم ترین مرحلهٔ جنگ هے' اور اسکي طرف سے اطمینان نهیں - ایڈریا نوپل کے محصورین سامان و رسد سے محروم هیں' اور انکي نازک حالت مزید صبر و صرف وقت کي مقتضي نهیں - پچهلي وزارت نے آخري دنوں کي مهلت (جس سے بلغاریا پورا فائده اٹهاتي رهي) اس اطمینان میں ضائع کردي که صلح بهر حال هوني هے پس جنگ کے انتظام کي ضرورت نهیں - ایسي حالت میں اینده کی نسبت کسي قوي توقع کا اظهار بهت مشکل هے - الله تعالى نئي وزارت کو اپنے اس شجاعانه عزم پر عمل دي توفیق دے - تا هم اس وقت اتحاد و ترقي نے جو کچهه کیا' یهي ایک پیش نظر علاج تها' اور باقي الله کے هاتهه میں هے -

صلح کانفرنس ٹوٹ گئي

اس وقت کا تار هے که بلقاني وکلا نے رشید پاشا کو یاد داشت دیدي' اور صلح کا خاتمه هوگیا - تا هم بلقاني ترکي سے یاد داشت کے جواب کے منتظر هیں - باب عالي جمعه کے دن جواب دے گا -

---

اطلاع

من جانب سکرٹیري شعبه ترقي اردو و آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس

آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے سالانه جلسه بابت سنه ۱۹۱۲ ع میں شعبه اردو کي خدمت راقم کے تفویض کي گئي هے - شعبه جیسا کچهه اهم اور ضروري هے وه محتاج بیان نهیں - اور یه بهي مخفي نهیں هے که اگرچه اس شعبه کے متعلق کچهه نه کچهه کام هوتا رها هے - لیکن اب تک وه سسکتي هوئي حالت میں هے اور اس سے جو توقع کي گئي تهي وه ابهي تک پوري نهیں هوئي - میں اب اسے خاص اصول پر پوري مستعدي کے ساتهه چلانا چاهتا هوں - چونکه اردو زبان کا قایم کرنا اور ترقي دینا تمام اهل ملک کا فرض هے لهذا مجهے قوي امید هے که پبلک میري دستگیري کریگي - میں اسکے اغراض و مقاصد عام طور پر کثرت سے شائع کرنے والا هوں اور جو کام زیر تجویز هیں اسکي اطلاع ارکان ترقي اردو اور پبلک کي خدمت میں وقتاً فوقتاً کي جائیگي لهذا اسبارے میں ذیل کے پته سے خط و کتابت کي جاے - اور جو صاحب مجهے اسکے متعلق کوئي مشوره دینگے میں ان کا نهایت ممنون هونگا - فقط

عبد الحق - بي - اے - (علیگڈه)

صدر مهتمم تعلیمات صوبه اورنگ آباد (دکن) سکریٹري ترقي اردو (آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس) -

الهلال

۲۹ صفر ۱۳۳۱ ہجری

—*—

حیات بعد الممات

—*—

تبدیلی وزارت

یا

انقلاب عثمانی

—*—

الا ' ان حزب الله هم الغالبون ! !

—:*:—

هو الذي انزل السكينة في قلوب المومنين ليزدادوا ايماناً مع ايمانهم ' ولله جنود السماوات والارض ' وكان الله عليماً حكيماً - (۴۸ : ۴)

وہ خدا ھي تو تھا ' جس نے مسلمانوں کے افسردہ دلوں میں اپنے طرف سے قوت اور اطمینان کی روح پیدا کردي تا کہ انکي ایماني قوت میں ایک تازگي پیدا ھو جاے - زمین کے جانفروشان حق ' اور آسمان کی ملائکۂ نصرت ' دونوں فوجیں اللہ ھي کے ھاتھہ میں ھیں ' بیشک وہ علیم و حکیم ھے -

——:○(*)○:——

والمرسلات عرفا ' فالعاصفات عصفاً ' والناشرات نشرا ' فالفارقات فرقا ' فالملقيات ذكرا (۱) کہ وہ " صبا " سے " جنوب " کو " سموم " سے " خازم " کو ' " سھام " سے " شمال " کو ' " نسیم " سے " عاصفہ " کو (۲) اور ھواے مخالف سے باد مراد کو ' یعنی مایوسیوں میں سے امید کو ' ناکامیوں میں سے کامیابي کو ' نامرادیوں میں سے مراد کو ' تاریکي سے روشني کو ' خزاں سے بہار کو ' اور موت سے زندگي کو پیدا کرتا ھے اور دنیا پر اسکے عجائب تصرفات قدرت کا دروازہ ابھي بند نہیں ھوا :

ان الله فالق الحب والنوى ' يخرج الحي من الميت ويخرج الميت من الحي ' ذلكم الله فانى يوفكون ؟ (۶ : ۹۵)

بیشک خدا (ھي) ھے جو زمین کے اندر بیج کے دانے کو (جب کہ وہ محض بیم و امید کي حالت میں ھوتا ھے) پھاڑ کر (امید و کامیابي) کا ایک قوي درخت پیدا کر دیتا ھے - وھي زندگي کو موت سے ' اور موت کو زندگي سے نکالتا ھے - یہي قدرت کي نیرنگیاں دکھلانے والي ذات قدوس ' تمہارا خدا ھے ' پھر تم کدھر بھٹکے جارھے ھو ' اور اسکي طرف نہیں جھکتے ؟

جبکہ موسم تابستان کي تابش و یبوست زمین کو اسکي [illegible]

---

(۱) قسم ھے اُن ھواؤں کی ' جو ابتدا میں معمولي رفتار سے چلائي جاتي ھیں ' پھر یکایک زور پکڑ کے تیز ھو جاتي ھیں ' پھر بادلوں کو چاروں طرف پھیلا دیتي ھیں ' پھر انکو پھاڑ کر ایک دوسرے سے الگ کر دیتي ھیں - اور پھر قسم ھے انکي ' اسلیے کہ وہ اپني ان عجیب و غریب مختلف حالتوں سے انسان کے دلوں میں قدرت الٰہي کا خیال پیدا کردیتي ھیں (۷۷ : ۱) ان آیات کے ذکر سے مقصود یہ ھے کہ جس طرح ابتدا میں ہوا آہستہ چلتي ھے ' پھر تیز ھو جاتي ھے ' پھر بادلوں کو حرکت دیتي ھے ' اسي طرح [illegible] انجمن اتحاد و ترقي کي کوششوں کي ہوا ابتدا میں آہستہ چلي ' پھر زور پکڑ کے [illegible] ' اور اب انقلاب وزارت گویا بارش کا ظہور ھے ' جسکي آبیاري سے عجب نہیں کہ [illegible] عزت کی کشت امید سرسبز ھو جاے -

(۲) عربي زبان میں جس کثرت کے ساتھہ ھوا کي مختلف قسموں اور حالتوں کیلیے اسماء و صفات ھیں ' شاید ھي کسي زبان میں ھوں ' اور صرف ھوا پر موقوف نہیں ' اسکي وسعت کي مثال کیلیے ھر شے پیش کي جاسکتي ھے - سورہ " مرسلات " اور " ذاریات " وغیرہ میں مرسلات ' عاصفات ' ناشرات ' ذاریات ' معصرات ' صرصر ' وغیرہ جسقدر الفاظ آے ھیں ' تمام مختلف ھواؤں کے نام ھیں ' جو عرب جاھلیت کے اپني میداني اور صحرائي زندگي میں رکھہ لیے تھے - عربي میں اصلي قسمیں ' جو بحراء امہات و ام کے سمجھي جاتي ھیں ' چار ھیں : شمال ' جنوب ' صبا ' دبور - پھر ان چار قسموں سے مختلف اوقات و موسم کي بہت سي قسمیں قرار دي ھیں - مثلاً (صبا) کي قبول ' ھیر ' ابر ' (جنوب) کي نعامي ' خزدج ' ازیب ' اور (دبور) کي لواقم ' براوح ' رخا ' جفول ' جافلہ ' ھوج ' سوافي ' خروق ' نوج ' مسفسفہ ' دروج ' ھجوم ' رو امس ' وغیرہ وغیرہ ' اور ان اقسام کے ذریعہ سے ' ھوا کي کوئي طبیعي حالت اور موسمي اثر ایسا نہیں ھے ' جسکي نہایت نازک اور خفیف جزئیات امتیاز کو ملحوظ رکھکر ' صحیح تعبیر نہیں کي جاسکتي - ھم نے جن چند اقسام کا ذکر کیا ھے ' وہ یہ ھیں :

" صبا " ھوا کي معتدل ' مفرح ' آھستہ خرام ' کشت پرور ' لیکن ابر و باران کے ساتھہ آنے والي اقسام ھوا میں سے ھے ' جس کو اھل عرب بہت محبوب رکھتے تھے '

" جنوب " اسکے مخالف ھے -

" سموم " گرم ھواؤں کي ایک قسم ھے ' جو دن کو زیادہ اور رات کو کم چلتي ھے ' ھندوستان میں اسکو لو سمجھیے -

" خازم " ٹھنڈي ھواؤں کي نو قسموں میں سے ایک نہایت سرد قسم کا نام ھے -

" سھام " نہایت گرم لو کي لپٹ -

" شمال " نہایت ٹھنڈي اور [illegible] ھوا ' جسکو " شام " کي طرف [illegible] عرب ڈرتے تھے (برخلاف " صبا " کے ' کہ وہ " یماني " سمجھي جاتي تھي) -

" نسیم " نہایت ھلکي اور غیر محسوس ھوا ' جس سے پتے تک نہ ھلیں -

" عاصفہ " دبور کے اقسام میں سے ایک نہایت سخت قسم کي اندھي ھے ' جو درختوں کي جڑوں کو ھلادے اور قوي سے قوي چیزوں کو لرزدے -

یہ عجیب بات ھے کہ عرب ایک خشک ریگستان ھے جہاں بارش اسقدر کم ھوتي ھے گویا نہیں ھوتي ' لیکن ھوا کي وہ تمام اقسام جو مختلف قسم کے بادلوں کے ساتھہ چلتي ھیں ' اور [illegible] بارش کي خبر دیتي ھیں ' یا جو [illegible] کے بعد ظاھر ھوتي ھیں ' اگر آپ تلاش کیجیے تو عربي میں بکثرت ملیں گي - داریات ' معصرات ' [illegible] ' ھیف ' وغیرہ اسي طرح کي قسموں کے نام ھیں -

زندگي كي علامتوں سے محروم كرديتي هے - خزاں كا بے پناه حمله اُن تمام ارواح نباتاتي كو' جنكے لعاب حيات سے كائنات عالم كي رونق ' اور جنكے الوان مختلفه كي حسن ارائيوں سے اسكي سطح ارضي ايک صفحۂ جمال معلوم هوتي هے ' هلاک كرديتا هے - لهلهاتے هوے كهيت خشک ' شگفته و شاداب سبزه زار افسرده ' باغ و چمن كے تختے ويران' درختوں كي ٹهنياں بے برگ و بار' نديان صحراے ريگ' دريا اترے هوے ' اور فضاے اسماني پر از گرد و غبار هوجاتي هے - زمين آفتاب كے آتشكدے كي طرف كهنچنے لگتي هے ' اور وه اپني تيز شعاعوں كے پے در پے حملوں سے اسكے خزانۂ رطوبت كو غارت كر ديتا هے - اُس وقت تمام كائنات عالم بارش كيليے يكسر صداے العطش هوتا هے ' اميد كي نظريں آسمان كي طرف اٹهتي هيں اور مايوسي كا جواب ليكر واپس آجاتي هيں - ليكن پهر تم ديكهتے هو كه يكايک فضاے آسماني ميں ايک انقلاب عظيم نمودار هوتا هے - ٹهنڈي ٹهنڈي هواوں كے جهونكے چلنے لگتے هيں - سياه بادلوں كے غول آسمان پر هر طرف پهيل جاتے هيں - بجلي كي چمک اور بادلوں كي گرج ' آنے والے وقت كا پيغام هر طرف پهنچا ديتي هے - صحرا كے ميدان ' پهاڑوں كي چوٹياں' درختوں كي شاخيں' طيور كے جهنڈ' انسان اور حيوان ' غرضكه تمام مخلوقات عالم كے چهروں پر بحالي آجاتي هے ' اور ياس كي

كي ايک مثال نظر آے - پهر كتني اُميديں هيں جو تمهارے اندر مرتي هيں اور زنده هوتي هيں ؟ كتني ارزوئيں هيں جو ناكامي كي خاک تلے مدفون كردي جاتي هيں ' اور پهر اٹهكر كهڑي هوجاتي هيں ؟ كتنے ولولے هيں' جنكے جنازوں كو خود هي كاندها ديتے هو ' اور پهر خود هي انكي زندگي كا بوجهه اٹهاتے هو ؟ اور پهر وه كون هے ' كه جب تم هر طرف سے مايوس و نااُميد هوجاتے هو ' تو اپنے پيغام اُميد سے تمهارے مرده دلوں كو زنده كرديتا هے ؟ :

هو الذي ينزل الغيث من بعد ما قنطوا وينشر رحمته وهو الولي الحميد	وه خدا هي هے كه جب لوگ بالكل مايوس هوجاتے هيں اور كوئي اميد بارش كي نهيں پاتے تو پهر وه اپني قدرت كي نيرنگي دكهلاتا هے اور اپني رحمت كا منهه برسانے لگتا هے - وهي كارساز حقيقي اور سزاوار حمد و تقديس هے -

پيغام ممات

قلم دماغ كے افكار كي ترجماني كر سكتا هے' ليكن جذبات كي تعبير اسكي قدرت سے باهر هے - " اميد وبيم " اور " اضطراب و انتظار " ان چار لفظوں كي تركيب سے شايد وه حالت بيان كي جا سكے' جو ۲۲ - كي سه پهر تک باشندگان ارضي كے كروڑوں قلوب پر طاري تهي - اور جبكه قسطنطنيه سے موت و حيات كے آخري پيغامات كا انتظار كيا جا رها تها -

و لولا دفع الله الناس بعضهم ببعض ' لهدمت صوامع و بيع و صلوت و مساجد ' يذكر فيها اسم الله كثيرا (۲۲ : ۴۱)

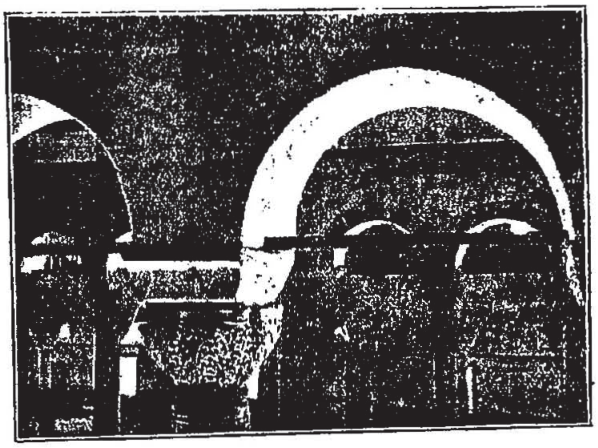

ايڈريا نوپل كي مسجد سلطان سليم كي محرابيں ' جنكو كامل پاشا نے فروخت كرنا چاها تها مگر انور بے اسپر راضي نهيں !

جگه اميد' اور موت كي جگهه زندگي كے اثار و علائم سے دنيا كي صورت يكسر بدل جاتي هے :

الله الذي يرسل الرياح فتثير سحاباً ' فيبسطه في السماء كيف يشاء' و يجعله كسفا ' فترى الودق يخرج من خلاله فاذا اصاب به من يشاء من عباده ' اذا هم يستبشرون (۷۴ : ۳۰)	الله هي هے جو هواؤں كو بهيجتا هے اور وه بادلوں كو اپني جگه سے ابهارتي هيں' پهر خدا جس طرح چاهتا هے انسے كام ليتا هے - كبهي بادلوں كو آسمان پر پهيلا ديتا هے' كبهي انكے ٹكڑے ٹكڑے كرديتا هے' اور تم كو ايسا نظر آتا هے گويا انكے درميان سے مينهه نكلا چلا آتا هے - پهر جب اپنے بندوں ميں سے وه جن پر برسانا چاهتا هے ' برسا ديتا هے ' تو وه خوشياں منانے لگتے هيں -

در حقيقت يه ايک قانون " حيات بعد الممات " هے ' جو كائنات كي هر شے پر طاري هے - انسان مرنے كے بعد كي زندگي كي نسبت هميشه متردد رها هے كه " ءاذا كنا عظاماً و رفاتاً ' انا لمبعوثون خلقاً جديداً ؟ " (۱) ليكن اگر وه زمين كو ديكهے ' جس سے كبهي اسكے قدم جدا نهيں هوتے' تو اسكے هر ذره ميں حيات بعد الممات اور حشر اجساد

(۱) جب هم مرنے كے بعد گل سڑ كر محض هڈياں اور ريزه ريزه هوجائينگے تو كيا يه ممكن هے كه هميں پهر از سر نو پيدا كرے كهڑا كرديا جاے گا ؟ (۱۷ : ۵۲)

بهت سي غم آشنا هستيوں نے اپنے سامنے ايک بستر مرض كو اس حالت ميں پايا هے ' جبكه انكا سب سے زياده محبوب عزيز موت و حيات كي آخري كشمكش ميں ايڑياں رگڑ رها هے ' اور وه منتظر هيں كه ان آخري ساعات اميد و بيم ميں كيا فيصله هوتا هے ؟

هم نے اُن مجرموں كو ديكها هے ' جو كسي خوني الزام ميں عدالت كے سامنے لائے گئے هيں' اور اب مقدمے كي اُس آخري منزل ميں كهڑے هيں ' جبكه جج اپنا فيصله سنانے كيليے مستعد هوا هے ' اور اسكے لبوں كي چند حركتيں زندگي يا موت كا حكم دينے والي هيں -

كيا اس انتظار كي تعبير كيليے يه دو مثاليں كافي هيں ؟

ڈرتا هوں كه نهيں ' كيونكه وه اس سے بهي زياده مضطرب اس سے بهي بڑهكر جاں گسل ' اور اس سے بهي بدرجها زياده هوش ربا تها - اِس انتظار ميں شخصي زندگيوں كي موت و حيات كا اضطراب هے ' ليكن وه قوموں اور ملتوں كے بقا و فنا كا انتظار تها - جس طرح سمندر كے كنارے كهڑے هوكر مجبور و بے دست و پا تماشائي اپنے دوست و احباب ' عزيز و اقارب ' اهل و عيال ' اور مال و جاه سے بهرے هوے جهاز كو موجوں كے اندر ڈوبتے اور اچهلتے ديكهتے هيں ' اور آخري اميد كي آنكهيں پهاڑ پهاڑ كر اسكے مستولوں كو تلاش

رہے هیں که شاید موجوں کے اندر سے اپني سلامتي کا پیغام دیں - بعینه اسی طرح مسلمانوں کي سیزدہ صد ساله عزت کي کشتي (بوسفورس) کي موجوں میں نهیں' بلکه اسکے کنارے ایک محل کي سنگي فرش پر دوچار گرداب هلاکت ' اور محصور امواج و تلاطم تھي

وہ کشتي جسکو قلزم کي موجوں سے کبھي هراس نهیں هوا تھا : رهي تجري بهم في موج کالجبال (۱۱ : ۴۴) (۱) اب هوا کي اس خفیف سي موج کي متحمل نه تھي ' جو چند انسانوں کي لبوں کي حرکت کے ساتھه سراے " دولمه باغچه " کي فضا میں پیدا هونے والا تھا - وہ بادبان ' جس سے اطلانطیک اور بحر ظلمات کے خارا شگاف طوفان سر ٹکرا کر رهجاتے تھے : فما استطاعوا ان یظهروہ' وما استطاعوا له نقبا (۹۶:۱۸) (۲) اب اس صرصر دسائس کے ایک جهونکے سے پھٹ کر گر جانے والا تھا ' جو " ٹیمس " کي نهر دریا نما سے اٹھکر' بوسفورس کے کناروں پر چل رها تھا - وہ سمندروں اور اسکي موجوں کے مسخر کرنے والے مسافر' جنکے عزم و ارادے کو بحر عرب کي وہ گرم و تند هوائیں کبھي شکست نه دیسکیں جن سے جزیرہ سقوطرہ کے کنارے کي موجیں کھولتے هوے پاني کي طرح آبلتي هیں ': کانهم بنیان مرصوص (۶۱ : ۴) (۳) اب اُن سرد هواؤں کے ایک طمانچے کے خوف سے کانپ رهے تھے ' جو بحر بالٹک کي منجمد برف سے اٹھکر' ان کے سروں پر سے گذرنے والي تھي -

لمحوں اور منٹوں کے اندر یه سب کچھه گذر رها تھا ' اور بے بس دیکھنے والے منتظر تھے که یه ڈوبتی هوئي کشتي همیشه کیلیے بیٹھه جاتي هے ' یا موجوں اور طوفانوں سے ایک مرتبه اور مقابله کرنے کیلیے اسکے شکسته تختے اور تار تار بادبان ' سطح سمندر پر پھر نظر آتے هیں ؟

کنارے پر کھڑے رهنے والے سمندر کي موجوں کے قهر اور کشتي کي بے بسي کا تماشا دیکھه سکتے هیں ' پر سمندر سے لڑ نهیں سکتے ' لیکن ایک سب سے بالا تر قاهر و مقتدر هستي هے ' جو سمندر کي موجوں اور کشتي کي بے بسي' دونوں کو دیکھتي هے ' اور پھر اسکا هاتھه جس کي طرف چاهتا هے ' نصرت و حمایت کیلیے بڑھتا هے - خشکي کي پر امن سطح پر تم اسکو بھول سکتے هو' لیکن سمندر کي هلاکت خیز موجوں میں اسکے سوا کون هے ' جس کي یاد مایوس دلوں کو تسکین دیسکتي هے ؟ :

هو الذي یسیرکم في البر و البحر' حتی اذاکنتم في الفلک ' و جرین بهم بریح طیبة و فرحوا بها ' جاءتها ریح عاصف و جاءهم الموج من کل مکان و ظنوا انهم أحیط بهم' دعـو الله مخلصین له الدین!	وهي هے ' جو تم کو خشکي اور تري' دونوں پر چلاتا هے ' یهاں تک که تم سمندروں کے اندر هوتے هو اور کشتي باد موافق کي مدد سے چلتی هے اور بیٹھنے والے مطمئن ومسرور هوتے هیں' (لیکن پھر یکایک) تند و تیز هوا کے جھونکے چلنا شروع هو جاتے هیں ' هرطرف سے موجیں اٹھه اٹھه کر حمله آور هوتي هیں ' اور وہ ناامید هو کر سمجھنے لگتے هیں که ابتو ان موجوں میں گھر کر رهگئے - یه ناامیدي انکے دلوں میں خلوص اور انقطاع کے ساتھه الله کا خیال پیدا کر دیتي هے' پس وہ دعائیں مانگنے لگتے هیں که تیرے سوا اب نجات دینے والا کوئي نهیں!
(۱۰ : ۲۳)	

اگر غم اور افسوس کے وقت انسان کے دل اسکے پهلوؤں سے تڑپ کر باهر نکل سکتے ' تو نهیں معلوم اُس وقت کتنے کڑوڑ زخمی دل خون کي چادر میں لپٹے هوے گرد و خاک پر لوٹتے ' جبکه اس انتظار و اضطراب ' امید و بیم ' خوف و طمع ' اور لمحات حیات و ممات کے بعد ۲۲ جنوري کو تین بجے یه خبر' صاعقۂ هلاکت بنکر قسطنطنیه سے پهنچي :

" جس مجلس کا انتظار تھا ' وہ صبح کو " دولمه باغچه " کے قصر میں منعقد هوئي - ۸۰ - آدمیوں کا مجمع تھا - تھوڑي دیر کي بحث کے بعد تقریباً بالاتفاق فیصله هوا که دول کا نوٹ قبول کرلیا جاے - اب ایک یاد داشت دول کے سفرا کو دي جاے گي ' جسمیں ترکي گورنمنٹ اپنے آپ کو یورپ کے هاتھه سپرد کر دے گي اور ایڈریا نوپل اور جزائر ارخبیل کے بارے میں انکے احکام (تجاویز) کے آگے سر اطاعت خم کردیگي (یفعل ما یشاء و یختار)" :

یه اس کشتي کے نتیجے کا آخري منظر تھا ' جس نے بتلادیا که اب کیا هونے والا هے ؟ :

کشتي ما بورطۂ گرداب فتنه رفت
صد دیدبان اگرچه بهر سو گماشتیم

حیات بعد الممات

تار پڑھتے هي بے اختیار هماري زبان سے (اوس بن حجر) کے مشهور مرثیے کا مطلع نکل گیا :

ایتها النفس ! اجملي جزعا
فان ماتحذرین قد وقعا !

مایوسي کي انتها هوچکي تھي' اور فیصله آخري تھا' چند گھنٹوں کے بعد دوسرا تار آجانے والا تھا که نوٹ کا جواب سفراے دول کے حوالے کردیا گیا ' اور اس میں بظاهر کوئي امر مانع نه تھا - تا هم ایک چیز تھي ' جو باوجود موجوں کي طوفان خیزي اور کشتي کے پارہ پارہ هوجانے کے ' پھر بھي اُمید دلاتي تھي که ایک غیبي هاتھه اسکے تختوں کو نکالنے کیلیے بڑھنے والا هے - ومن یقنط من رحمته الا الکافرون ؟

(انجمن اتحاد و ترقي) کي آخري سعي کا حال همیں معلوم تھا' اور تین دن پہلے ڈاکٹر مصباح الدین شریف بے (ممبر اتحاد و ترقي اور شریک سعي انقلاب) کي ایک تفصیلي چٹھي آچکي تھي ' جسمیں ایک نئے انقلاب کي طیاري کي تفصیلي سرگذشت مرقوم تھي ' نیز هم کو یقین کامل تھا که اتحاد و ترقي کے بقیة السیف ممبر اپنے تئیں فنا کردینگے' مگر اس آخري وقت میں ملک و ملت کی عزت کو اس یهودي النسل دجال (کامل پاشا) کے فتنے سے بچانے کي ضرور جانفروشانه سعي کرینگے - تاهم وقت آخري اور انتظار کي مهلت ناپید تھي - هم نے اسي وقت ڈاکٹر موصوف کے نام تحقیقات حال کیلیے تار بھیجا ' لیکن قبل اسکے که اسکا جواب آے ' ۲۳ - کو ڈهائي بجے کي تقسیم میں ریوٹر ایجنسي نے اُس چیز کي خبردي ' جسکي دل تصدیق کرتا تھا ' مگر واقعات جھٹلاتے تھے :

" وزارت مستعفي هوگئي ' محمود شوکت وزیر اعظم ' طلعت بے وزیر داخلي ' اور عزت پاشا وزیر جنگ - طلعت بے نے کها که هم نے عزم بالجزم کرلیا هے که ایڈریا نوپل کو اپنے قبضے میں رکھیں - یا تو هم اپني عزت کو بچالیں گے یا مٹ جائیں گے "

یه چند الفاظ تھے ' جن میں کڑوروں دلوں کي مدفون امیدوں کیلیے ایک اقلیم حیات پوشیدہ تھي -

رات کے تین بجے ڈاکٹر مصباح الدین شریف کا جواب بھي آگیا' جس نے اس انقلاب کي تفصیلي سرگذشت سنائي :

(۱) سورۂ هود میں حضرت نوح کي کشتي کي نسبت هے ' یعني " وہ کشتي پهاڑ جیسي بلند موجوں کے اندر بے خوف و خطر چلي جا رهي تھي ! "

(۲) سورۂ کهف میں (ذوالقرنین) کي نسبت هے که اس نے قوم یاجوج و ماجوج کو روکنے کیلیے ایک ایسي محکم اور بلند دیوار بنائي که " نه تو وہ اسپر چڑھه سکتے تھے اور نه اسمیں سوراخ کر سکتے تھے "

(۳) مجاهدین کے عزم و ثبات کي تعریف میں فرمایا هے که وہ اسطرح جم کر لڑتے هیں " گویا ایک سیسے کي دیوار هیں "

فانظر الي اثار رحمت الله ! كيف يحي الارض بعد موتها ان ذلك لمحي الموتى ' وهو على كل شئ قديـــر (۳۰ : ۴۹)

پس رحمت الهي كي اِن نشانيوں کو دیکھو ' که کیونکر وہ موت کے بعد دوبارہ زندگي بخشتا ہے ؟ بيشگ وہ موت کو زندگي سے بدلدینے والا ہے اور ہر شے پر قادر ہے -

قتل الغرا صوان :

الذين هم في غمرة ساهون (٥١ : ۹)

ناظرين ابهي اُن خیالات و آرا اور توقعات کو بھولے نہونگے جو پچھلے چھہ ماہ کے اندر الہلال کے صفحات پر ہمیشه ظاہر کیے گئے هیں - جبکه سعيد پاشا اور انجمن اتحاد و ترقي کی شکست کي خبر کا تمام عالم استقبال کر رہا تھا ' جبکه اجانب کا دست دسائس " حزب الحرية والائتلاف " کے پردے میں کام کر رہا تھا ' جبکه صليب " اپني راہ سے " توحید " کي اصلی اور سچي محافظ جماعت کو ھٹادینے میں کامیاب ہوگیا تھا ' اور جبکه هندوستان کے تمام اخبارات بلا استثنا (مختار پاشا) کے نام سے مرعوب ہوکر ' المويد ' العدل ' اور المقطم (قبحهم اللــه) کي مكذوبات و مفتريات کو بلا تامل قبول کر رہے تھے ' اور بدبختانه اس انگریزي سازش کا شکار ہو رہے تھے ' جو اپنے اعمال مخفیــه کے انجام دینے کیلیے خود انجمن اتحاد و ترقي کو شکار کرچکي تھي ' کو في الحقيقت وہ وقت انجمن اتحاد و ترقي سے حسن ظن رکھنے والوں کیلیے ایک نہایت نازک ازمایش کا وقت تھا ' اور تمام هندوستان و مصر بلکه خود قسطنطنیه کے متفقه غوغاے مخالفت کے مقابلے میں اپني راے پر قائم رهنا بہت مشکل تھا ' تاهم اُسوقت اس جرم حق گوئي کا مرتکب صرف الہلال هي ہوا تھا که اس هنگامۂ ضلالت ' اور طغیان شرارت ' و غربت حق و صداقت سے بغیر ایک لمحه کیلیے بھي متاثر ہوے ' انجمن اتحاد و ترقي کي حمایت میں اواز بلند کی ' اور ۲۹ - ستمبر کي اشاعت میں ایک تفصیلي افتتاحیه مضمون لکھکر انجمن کي شکست کو مرکز خلافت کے تحفظ کیلیے مصیبت عظمے و ابتلاے شدید قرار دیا -

نیز لکھا کہ : " خواہ کچھہ ہو ' مگر انگلستان کي سیاسي مكذوبات سے انجمن اتحاد و ترقي مر نہیں سکتي - کچھه بعید نہیں که عنقریب وہ اپنے پانچ سال پیشتر کے کارنامے ایک مرتبه اور دنیا کو دکھلادے "

اس سے بھي زیادہ سخت و شدید زمانه جنگ بلقان کے چھڑنے کے بعد شروع ہوا - اس جنگ کا آغاز انجمن کی شکست سے اور (مختار پاشا) اور (کامل پاشا) کے زیر اقتدار شروع ہوا تھا ' اور جسقدر شکستیں ہوئي تھیں ' وہ فوج کی بد نظمي اور بے قاعدگي سے نہیں ' بلکه فوجي ضروریات و انتظامات کي بد نظمي سے ہوئي تھیں جسکا ذمه دار صریح طور پر بر سر حکومت دفتر جنگ تھا ' لیکن تاهم چونکه اب باب عالي پر نه سلطـــان محمد خامس کی حکومت تھي ' اور نه وزراے عثماني کي ' بلکه کامل پاشا کے پردے میں انگلستان حکومت کر رہا تھا ' اسلیے تمام عثماني ناکامیوں کو انجمن اتحاد و ترقي کي طرف منسوب کیا گیا - اگر مرحوم (ناظم پاشا) نے (عبد الله پاشا) کو دو لاکھ دشمنوں کے مقابلے میں محض ستر ہزار فوج کے ساتھه بھیجنے کي غلطي کي تھي ' اگر طرلي برغاس کو عین وقت پر مدد دینے سے وہ قاصر رہا تھا ' اگر محمود مختار پاشا نے قرق قلعسی میں منہي بھر سپاهیوں کو لیکر دو لاکھ بلغاریوں کے مقابله کرنے میں بے احتیاطي کي تھي ' اگر حملے کي بہترین فرصت کو مختار پاشا نے غفلت میں کھودیا تھا ' اگر با وجود بلقاني ریاستوں کے علانیه سرحدي حملوں اور اقدام کے ' کامل دو هفتے تک باب عالي يورپ کے وعدہ هاے امن پر اعتماد کرتا رہا تھا ' اور اگر دفتر جنگ نے رسد رساني کي نازک ترین خدمت کو محض بلغاري ریلوے والوں کے رحم پر چھوڑ کر ' ترکي کے پیکر شجاعت و جان نثار سپاهیوں کو چار چار دن تک بھوکا رکھا تھا ' تو ان تمام جرائم کے ملزم اتحاد و ترقي کے وہ مظلوم و بے دست و پا ممبر تھے ' جن کو ایوان حکومت سے نکلے ہوے کئي ماہ گذر چکے تھے ' اور جنمیں سے اکثر جیل خانوں کے کمروں میں مقید ' یا یورپ کے شہروں میں چھپے پھرتے تھے !

درحقیقت یه سب کچھه یورپ کر رہا تھا ' اور ترکوں کي غیر متوقع فوجي ناکامي اسکے لیے ایک طلائي فرصت تھي - لیکن چونکه بد قسمتي سے ناکامیاں واضح ' اور حقیقت مستور تھي ' اسلیے عالم اسلامي اس دسیسۂ ابلیسي سے متاثر ہو رہا تھا ' اور تمام یورپ اور مشرق نے اتحاد و ترقي کي مخالفت میں گویا ایک مستحکم معاهدہ کرلیا تھا -

بہت مشکل تھا که ایسے موقعه پر انجمن سے حسن ظن قائم رکھنے والے اپنے تئیں اس عالمگیر مخالفت کے اثر سے محفوظ رکھتے ' تاهم الحمد لله که همارى نظر ابتدا سے اُن حقائق مخفیه پر تھي ' جنکي صداقت مُلتم مند ' اور جنکي واقعیت غیر متزلزل تھي - ایک لمحه بلکه ایک عُشر لمحه کیلیے بھي همارا دل اتحاد و ترقي کي طرف سے مشکوک و مایوس نہیں ہوا ' اور بلا انقطاع (الہلال) میں یه یقین ظاهر کرتے رہے که " موجودہ مصائب کي علت اتحاد و ترقي نہیں ' بلکه اتحاد و ترقي کي شکست ہے " ذالك هدى الله يهدي به من يشاء ' ومن يضلل الله فماله من هاد ؟ (۳۹ : ۲۴)

ہم مٹ جائیں گے مگر قومي عزت کو هاتھه سے نه دیں گے (ریوٹر ایجنسي ۲۳ - جنوري)

مشهـــور اتحـادي : طلعت بے

جس نے مندرجۂ صدر الفاظ میں جدید وزارت کے پروگرام کا اعلان کیا

پر اســرار جــد و جـهــد

+:•:+

ایک شریک کار عثمـــاني کا مراسلـــه

ڈاکٹــر مصبـــاح الدين شــريف بے .

— * —

اُن واقعات کے دهرانے کي ضرورت نہیں ' جو کل تک گذر چکے هیں - کل تک هماري آخري اُمید یه تھي که انجمن اتحاد و ترقی کو ۲۴ - جولائي کي تاریخ کے دهرانے کا موقعه ملے اور موجودہ اسلام فروش وزارت کا خاتمه ہو -

آج وهي امید واقعه کي صورت میں ظاهر ہوگئي ہے - لئي هفتے چاهئیں ' جب اس انقلاب کے مرتب حالات دنیا کے سامنے آئیں گے ' جب ٹائمز اور مانچسٹر گارڈن کے نامه نگاروں کي مراسلات هم تک پہنچیں گی ' یا پھر مصر کے اخبارات سے مشتبه اور محرف ' مگر ایک حد تک تفصیلي حالات معلوم ہونگے - لیکن خوش قسمتي سے همارے پاس ایک ایسي تحـریر موجود ہے ' جس کو اس انقلاب کي خبر کے بعد ' کسي اخبار کے دفتر کیلیے سب سے زیادہ قیمتي چیز کہنا بیجا نہوگا ' اور اسکي وجه سے هم طیار هیں که آج عالم مطبوعات میں سب سے پہلے اس انقلاب کے متعلق صحیح ترین حالات بیان کریں - وہ حالات ' جو آج کي اشاعت کے ٹائمز ' ٹان ' نو ز ریميا ' اور المويد میں بھي غالباً نہونگے ' اور اگر ہونگے تو اس سے زیادہ مشرح اور موثق نہونگے -

مرحوم : ناظم پاشا ؛ جسکي قسمت میں عزت کي موت نه تهي
کیونکه وه مسلمانوں کو ذلت کي زندگي بخشنا چاهتا تها

انکي صحت اور توثیق کیلیے اس قدر کهدینا کافي هوگا که یه اُس شخص کے قلم سے نکلے هوے هیں' جو " اتحاد و ترقي " کي مخصوص ترین جماعت کا سرگرم رکن هے' مناستر کي اولین مرکزي جمعیة کا ممبر هے' انقلاب عثماني سے پہلے اسکا ایک خفیه داعي اور واعظ رهچکا هے' اور مدتوں جاسوسوں کي آنکهوں میں خاک ڈالکر فوجي بارکوں کے اندر پهرتا رها هے - اُن تین مشهور انقلاب انگیز اور استبداد شکن رسالوں میں سے دو کا مصنف هے' جنکي ایک لاکهه کاپیاں سنه ۱۹۰۷ - ع میں تمام ترکي فوج کے اندر پوشیده تقسیم کي گئي تهیں' اور جنمیں سے پہلا رساله (احمد رضا بے) کا " وظیفۂ و مسئولیت " نامي تهـا - جو برخلاف سیکڑوں زر پرست اور اغراض دوست مخالفان عبد الحمید کے' ایک سچا اور مخلص حریت پرست غیور تها' جسکو اتحاد و ترقي کے زمانۂ قیام مصر میں عبد الحمید کے ایجنٹوں نے طرح طرح کي طمعیں دلاکر رام کرنا چاها' لیکن وه بغیر ادنے التفات کے اخبار " اجتهاد " میں اپني اتش فشاں تحریریں شائع کرتا رها' اور ایک لمحه کیلیے بهي حق و صداقت کے مصائب پر' ظلم و عدوان کے بخشے هوے عیش و عشرت کو ترجیح نه دي - یعني نامور اتحادي : ڈاکٹر مصباح الدین شریف بے' جنکا مختصر ذکر هم پیشتر کرچکے هیں' اور جنهوں نے نهیں معلوم اس انقلاب کي کیسي نازک اور الهماک طلب گهڑیوں میں یه چٹهي لکهکر' في الحقیقت تمام مسلمانان هند پر احسان عظیم کیا هے -

هم نے سب سے پہلے ڈاکٹر موصوف کا نام بک باشي (نیازي بے) کے روز نامچے میں دیکها' جو (خواطر نیازي) کے نام سے شائع هوا هے - اسکے بعد انکے متعدد مقالات و رسائل کے تراجم ڈاکٹر (ولي الدین بک) وغیره نے عربي اخبارات میں شائع کیے' اور پهر (احمد رضا بے) کے ذریعه انسے خط و کتابت کي صورت نکل آئي' اور عرصے تک سلسله جاري رها -

اتحاد و ترقي کي آخري پارلیمنٹ میں یه (روم ایلي) کے کسي شهر کي طرف سے ممبر تهے' لیکن " الحریة و الائتلاف " کے برسر اقتدار هونے کے ساتهه هي اتحاد و ترقي پر جو مصیبت آئي' اُس نے صدها اشخاص کي طرح انکو بهي قسطنطنیه کے ترک کردینے پر مجبور کیا - جنگ بلقان کے چهڑ جانے کے بعد هم صحیح خبروں کے دریافت کرنے کیلیے بے چین تهے - هم کو سب سے پہلے انهي کا خیال آیا اور بار بار دریافت حال کیلیے انکے نام تار بهیجے' مگر سخت تعجب اور مایوسي هوئي' جب کوئي جواب نهیں ملا -

لیکن ۲ - جنوري کي ڈاک میں یکایک ایک خط ملا' جسمیں صرف انکا وزیٹنگ کارڈ ملفوف تها' اور جس سے معلوم هوا که وه قسطنطنیه آگئے هیں - اسکے بعد ایک مختصر خط آیا' جس میں لکها تها که وه قسطنطنیه میں نه تهے' " کیونکه قسطنطنیه میں انکے لیے مصیبت تهي' لیکن چونکه اب خود ملک و ملت کیلیے مصیبت درپیش هے' اسلیے اپني مصیبت کو بهولکر واپس آگئے هیں "

اسي خط میں انهوں نے لکها تها که وزارت کے نام تار بهیجنا ایک فعل عبث بلکه تمسخر انگیز حماقت هے - هندوستانیوں کو چاهیے که ترکي اخبارات کے نام تار بهیجیں' تاکه عام پبلک کو انکے خیالات کا علم هو' چنانچه هم نے اس مضمون کا تار اردو و انگریزي اخبارات میں انهي کے ایما سے بهیجا تها -

اس خط کے جواب میں هم نے انکے نام متعدد تار بهیجے اور اتحاد و ترقي کے ممبروں کي رهائي کے بعد کے حالات به تفصیل دریافت کیے - انهي تاروںکا جواب هے' جو گذشته ڈاک میں موصول هوا هے -

اس چٹهي کي اصلي قدر و قیمت اس واقعه میں پوشیده هے که اسکا لکهنے والا موجوده انقلاب کا ایک رکن جلیل' اور ایک عضو کا رکن هے' اور من جمله اُن چند عجیب انسانوں کے هے' جنهوں نے دو هفتے کے اندر ایسا عظیم الشان انقلاب پیدا کردیا' اور ظاهر هے که ایسے شخص سے بڑهکر اور کس کا قلم واقعات صحیحه کا قابل وثوق راوي هو سکتا هے ؟

اس چٹهي کا ترجمه آپکو به ذیل " ناموران غزاۂ بلقان " آینده صفحات پر ملے گا -

---

جاء الحق و زهق الباطل

ان الباطل کان زهوقا (۸۳-۱۷)

— * —

مسٹر بلنٹ کو هم کئي بار یاد کرچکے هیں' مگر آج اصلي دن آگیا هے که ایک مرتبه پهر انکي طرف دیکهیے : هم نے ۱۱ - ڈسمبر کي اشاعت میں لکها تها که صلح کانفرنس شیطنت آباد یورپ کے عفریت سیاست کا تخت بچهائے گي' اور بالآخر کامل پاشا ملکي خیانت کے بوجهه سے کمر خمیده' اور ملک کي لعنت کے عصا کو ٹیکتا هوا لایا جاے گا تاکه اس تخت کے آگے سر بسجود هو -

کامل پاشا اپنے گهٹنوں کو زمین پر رکهه چکا تها - وه اپني وزارت کا اصلي فرض صرف یهي سمجهتا تها که اُن احکام کي یکے بعد دیگرے

فذاقت وبال امرها' وکان عاقبة امرها خسرا
(۶۵ : ۹)

کامل پاشا ؛ جسکا خائن ملت سینه قوم پرستوں کي گولي کا ناظم پاشا سے زیاده مستحق تها لیکن شاید قدرت اس طرح کي موت کو اسکي سزا کیلیے کافي نهیں سمجهتي -

ناموران غزوۂ بلقان

تو نخل خوش ثمرے کیستي، که باغ و چمن
همه ز خویش بریدند و در تو پیوستند !

طرابلس میں غازي انور بے نے ترکي مصائب و آلام کي خبر سني هے ' اور شدت رنج و الم سے سکتے کي حالت اُن پر طاري هوگئي هے - جوش تاسف میں هاتهه مل رهے هیں اور حیران هیں که کیا کریں ؟ انکے ساتهه خلیل عمري بک بیٹهے هیں جو بنغازي کي ایک لڑائي میں زخمي هو گئے تهے ' اور اب گو اچهے هو گئے هیں مگر چلنے سے مجبور هیں - اس صحبت میں تیسرا شخص صرف فرهاد بک هے ' جس نے یه تصویر کهینچي تهي -

—○:*:○—

تعمیل کرتا جاے ' جو انگلستان کي طرف سے اسکے قلب پر القا کیے جاتے هیں - اس نے صلح کانفرنس کي درخواست کي ' دارالصلح لندن کو تجویز کیا ' اور سر ایڈورڈ گرے نے مشورہ فرمائي کي زحمت بهي اسکي خاطر گوارہ کرلي - پهر یونان نے باوجود فریق جنگ هونے کے کاغذات التوا پر دستخط نہیں کیے ' مگر اس نے اپني کوتاہ گردن کو جنبش نہیں دي - ایڈریا نوپل کے محصورین کو رسد بهیجنا اولین مرحلۂ التوا تها ' لیکن وهاںکے لاکهوں باشندوںکي زندگي کو بهي اس نے اپنے زرد رنج آقاکي مرضي پرچهوڑدیا اور اسکي نسبت اصرار کرنے کي گستاخي نہیں کي - پهر البانیا اور مقدونیا کي آزادي کا مسئله سامنے آیا ' مگر اس نے ترکي وکلا کو انکے مرضي کے خلاف مجبور کیا که بلا چون و چرا هر حکم کو تسلیم کرلیں - سب سے آخر جزائر ایجین اور اڈریا نوپل کي حوالگي کا حکم هوا ' اور ایڈریا نوپل کي حوالگي کا مشورہ قسطنطنیه کي حوالگي کا ایک مہذبانه کنایه تها ' یه یورپ کے دفاتر خارجیه کا وفادار غلام یقیناً اب بهي طیار تها که فوراً قصر (سنیت جیمس) کي چوکهٹ پر اپني نود ساله پیشاني کي ایک ایک شکن گهس کر مٹادے ' اور اس سجدۂ ملعونه میں دیر نه کرے ' جسکے لیے اسکي جهکي هوئي کمر کا بار خیانت اسے بے تابانه جهکا رها تها ' لیکن وہ جماعت حق پرستان غیور ' وہ مجاهد حریت و دستور ' وہ محافظ لواے اسلامي ' وہ فداے راہ اسلام پرستي ' وہ آیة من آیات الله ' وہ حزب من احزاب الله : یعنی انجمن اتحاد و ترقي اب اپني جهاد حق و صداقت سے غافل نه تهي - اسکے ممبروں کو اگرچه قید کیا گیا ' اسکے رئیسوں کو جلا وطني پر مجبور کیا گیا ' اسپر طرح طرح کي تہمتیں لگائي گئیں ' اور اسکي سعي و جهد حقانیت کو کبهي بغاوت حکومت سے ' اور کبهي خلع سلطان حال سے تعبیر کیا گیا ' لیکن، تاهم حفظ وطن عزیز ' اور خدمت کلمۂ ملت کي جو مقدس آگ اسکے سینے میں شعله زن تهي ' وہ ایک نور الهي تها ' جس کو کامل پاشا اور اسکے پس پردہ معاونین کے دهان کفر پهونک مارکر نہیں بجها سکتے تهے - خدا کي جنود نصرت نے همیشه عاجزوں اور درماندوں کے هاتهه میں اپني تلوار دي هے ' یه سچ هے که انجمن بظاهر بے دست و پا هوگئي تهي ' مگر اسکو کیا کہیے که خدا تعالی نے حفظ ناموس اسلامي کي آخري گهڑیوں میں اپني نصرت فرمائي کیلیے اُسي کو چن لیا تها - یکا یک شتلجه لائن کے قلعوں میں سے ایک فوجي اضطراب کي آندهي اُٹهي ' اور آناً فاناً قصر وزارت اور سراے " چراغان " کي کهڑکیوں تک پہنچ گئي - یه اُن مجاهدین اتحادي کے دو روزہ دورے کا نتیجه تها ' جسکا حال آگے چلکر آپ پڑهیں گے - خود دارالخلافه کے مختلف حلقوں میں بهي شورش کے شدید آثار شروع هو گئے ' اور ایک ڈیپوٹیشن سلطان المعظم کي خدمت میں پهنچا ' جس نے پوري قوت کے ساتهه ملکي خواهش کا اظهار کیا اور کها که " هم ذلت کي صلح کے نہیں ' بلکه فنا کر دینے والي مگر با عزت جنگ کے طلب گار هیں " اس اضطراب و اغتشاش نے وزارت کو مجبور کیا که ایڈریا نوپل اور

جزائر ایجین کے مسئلہ میں بظاہر استقامت ظاہر کرے اور اسیکا نتیجہ تھا کہ صلح کانفرنس میں باب عالی کے اوتھکر مچل جانے کا ایک فرضی ڈراما دکھلایا گیا - اور ہم نے کامل پاشا کی خلقت سے بالکل متضاد خبر سنی کہ باب عالی جزائر دیکر صلح کرنے پر کسی طرح راضی نہیں !

یہ اضطراب جب بڑھا تو مجلس اعظم کے منعقد کرنے اور جنگ و صلح کے مسئلے کو عام اتفاق راے سے طے کرنے کا اعلان کیا گیا اور اس سے بھی یہی مقصود تھا کہ کسی طرح فرصت نکالکر اس قومی جوش کو فرو کیا جاے جو انجمن اتحاد و ترقی نے مہلت پاکر پیدا کردیا ہے - اسی اثنا میں دول نے: آخری یاد داشت بھی پیش کردی اور باب عالی کے تذبذب سے بگڑکر روس نے دو مرتبہ صاف لفظوں میں الٹی میٹم دیدیا -

اب حالت مخدوش اور مہلت مفقود تھی - ایک طرف یورپ کے سخت و فیصلہ کن احکام ' اور دوسری طرف انجمن اتحاد و ترقی کی تلوار کے دوبارہ نیام سے نکلنے کا خوف تھا - بالاخر قوم کو مطمئن کرنے کیلیے دول کے نوٹ کا ایک جواب طیار کیا گیا اور اسمیں ایڈریانوپل کی مساجد اور سلطانی مقابر کی حالت زار پر یورپ سے رحم کی درخواست کی گئی - مگر جواب کا یہ مسودہ بھی اس غرض سے نہ تھا کہ بھیجا جاے' بلکہ صرف ایک فریب امیز ارادے کا اعلان تھ تاکہ قوم کا جوش ترقی نہ کرجاے' نیز کہا جاسکے کہ وزارت نے نوٹ کی منظوری سے انکار کردینے کا بھی ارادہ کیا تھا -

مگر یہ تمام کوششیں اس جہاد حق و معروف کے جوش کو فرو کرنے کیلیے بیکار تھیں ' کیونکہ انجمن کے ہاتھ اب قوی ہوگئے تھے' اور اس نے قوم کو خواب غفلت سے ہشیار کردیا تھا - تاہم یہ واقعہ بھی اس انقلاب کے واقعہ کی طرح دنیا ہمیشہ تعجب میں غرق ہوکر سنے گی کہ ان حالات کے آخری دنوں میں انجمن نے بظاہر اپنے تمام پیدا کردہ اضطراب پر خاموشی اور سکون کی چادر ڈالدی تھی ' اور جس سمندر کی قہار موجیں دو تین دن کے بعد حکومت کا تختہ الٹ دینے والی تھیں ' اسکی سطح پر ہوا سے پیدا ہونے والی ہلکی لہروں تک کا پتہ نہ تھا !

یہ کیسی عجیب بات ہے کہ ایک شدید ترین سیاسی انقلاب کیلیے پبلک اور فوج میں شورش پیدا کرائی جارہی تھی ' اور اس طرح کی شورشیں جب پیدا ہوجاتی ہیں ' تو آن پر خود شورش کرنے والوں کا بھی قابو نہیں ہوتا - لیکن با ایں ہمہ ملکی شورش کی قوت کو ایک مقید استیم کی طرح انجمن اپنے ہاتھوں میں دباے ہوے تھی ' کہ جب ضرورت دیکھے ' عین وقت پر اس سے کام لے ' اور جب تک اصلی وقت استعمال نہ آے' اُسے مٹھی میں چھپاے ہوے خاموش بیٹھی رہے !

انجمن کی اس عاملانہ قوت کا یہ دوسرا منظر ہے' کیونکہ پہلا واقعہ اس سے بھی عجیب تر سنہ ۱۹۰۷ ع کے انقلاب دستوری کا تھا - اور یہ فی الحقیقت ملکی انقلابوں کیلیے ایک اصلی اور بنیادی نکتۂ عمل ہے -

وزارت کی کشمکش

وزارت کے سامنے سب سے زیادہ مشکل مسئلہ (قومی مجلس) کا تھا - اسکے انعقاد کا اعلان ہوچکا تھا اور وہ چاہتی تھی کہ ملک کی اخری فروخت کی دائمی لعنت سے کسی طرح خود بچ جاے' اور حصول مقصد کے ساتھہ اسکا طوق خود ملک کی گردن میں ڈالدے - پھر اسی چیز کو اپنے خیال میں ملک کے سکون کیلیے الۂ فریب بھی سمجھتی تھی - ان اسباب سے اسکا انعقاد ناگزیر تھا - ساتھہ ہی خوف تھا کہ اگر ایک اصلی قومی مجلس منعقد کی جاےگی تو قوم کسی طرح اسکے لیے راضی نہوگی کہ جنگ کی تلوار سے جان بچاکر صلح کی پھانسی کی رسی اپنی گردن میں پہن لے -

بالاخر اس مشکل کو کسی طرح حل کیا گیا اور ۲۱ - کو مجلس اعظم کیلیے اعلان ہوا - ریوٹر نے ۲۲ کے تار میں شرکاے مجلس کی تعداد ۸۰ - بتلائی ہے اور اگر یہ سچ ہے تو یقیناً اس تعداد میں صلح پسند مجاورتی پیدا کرنے کی کوئی پر فریب کارروائی کی گئی تھی ' جسکے حالات انشاء اللہ آگے چلکر معلوم ہونگے - مجلس میں جو تقریریں کی گئیں ' اور جس طرح (حسب روایت ریوٹر) بغیر کسی طولانی مباحثے اور اختلاف کے صلح کے تمام شرائط پیش کردہ تسلیم کرلیے گئے ' اُس سے صاف طور پر واضح ہوتا ہے کہ اس صحبت کو " مجلس " کے نام سے منعقد کرکے قوم کو احمق بنانے کی کوشش کی گئی تھی' ورنہ وہ قومی مجلس کی جگہہ صرف کامل پاشا کی جماعت اور " حزب الحریۃ " کے پرستاروں کا ایک سازشی مجمع تھا - ایسی مجالس کا باسم قوم منعقد کرلینا کوئی مشکل بات نہیں ہے اور اگر آپ کو تعجب ہو تو (الشي بالشی یذکر) آپ کامل پاشا کے [دار الوزرا کی جگہہ (علی گڈہ) کے]دار المصلحین میں جاکر اس طرح کے]قومی کاموں کا نمونہ دیکھہ سکتے ہیں -

مشہور مجاہد دستور : نیازی بے

عزت ملی کی فروخت کا اخری سودا

انجمن اتحاد و ترقی یہ سب کچھہ دیکھہ رہی تھی مگر بالکل خاموش تھی' اور اپنی قوت کو (جیساکہ ڈاکٹر مصباح الدین نے لکھا ہے) انتہائی مجبوری کے پیش آنے کی صورت میں صرف کرنا چاہتی تھی -

یہاں تک کہ بدھ کے دن گیارہ بجے (یعنے ۲۲ -) کو شیطان نے چابکیں مار مارکر وزرا کو انکے سازش کدوں سے نکالا' اور سراے " درامہ بابچہ " میں مجلس کا انعقاد ہوا - بظاہر کچھہ دیر تک آپسمیں سرگوشیاں کرتے رہے : فاقبل بعضهم علی بعض یتساءلون (۱) اسکے بعد ہر صیغہ کے وزیر نے اپنے اپنے صیغہ کی موت و ہلاکت کا اتھہ اتھہ کر اعلان کیا - وزیر مال نے کہا کہ روپیہ نہیں' وزیر خارجی نے کہا کہ روس کی تلوار سر پر چمک رہی ہے - وزیر جنگ نے کہا کہ گو سپاہی جنگ کے لیے بیقرار ہیں مگر جنگ سے کوئی امید فلاح نہیں - گویا ملکی ذلت و مسکنت کی تکمیل کیلیے سب نے اپنے اپنے صیغے کا کام آپسمیں تقسیم کرلیا تھا اور ہر شخص تقسیم عمل کے پر امن اصول کے مطابق صرف اپنا کام انجام دیکر بیٹھہ جاتا تھا :

شياطين الجن والانس يوحي بعضهم الى بعض زخرف القول غرورا (٦ : ۱۱۲)

غرضکه صرف ایک گھنٹے کے اندر تیرہ سو برس کی عزت اسلامی' وو آٹھ سو برس کی متاع عثمانی کو دائمی ذلت و روسیاھی کے درهم بخس پر یورپ کے هاتھه فروخت کردینے کا فیصله کردیا :

اولئك لعنهم الله ويلعنهم اللاعنون (۲ : ۱۵۵)	یہی وہ لوگ هیں که الله کی ان پر پھٹکار پڑی اور (چالیس کروڑ مسلمان) لعنت کرنے والوں نے بھی انکی (اس عزت فروشی) پر لعنت کی -

خدا تعالی نے مسلمانوں نے کی علامت یه بتلائی ھے که :

اذلة على المومنين ' اعزة على الكافرين (   ) لیکن ان غارتگران عزت اسلامی کی حالت اس وقت بالکل برعکس تھی : اعزة على المومنين' مسلمانوں کے مقابلے میں نہایت مغرور اذلة على الكافرين ! و سخت ' لیکن کافروں کے سامنے عاجز و ذلیل

آج (محمود شوکت پاشا) کہتا ھے که " هم جنگ کے خواهشمند نہیں ' لیکن اگر عالم اسلامی کی نفریں اور جنگ ' دونوں همارے سامنے آئے ' توهم مجبور هیں که آخری چیز کو اختیار کریں " اور اس طرح صاف لفظوں میں هماری اُن التجاؤں اور فریادوں کی عزت کا اعتراف کرتا ھے ' جو هم تمام اکناف عالم سے قسطنطنیه بھیج رهے هیں ' یعنی مسلمانوں کے سامنے اسکا سر اعتراف جھکا هوا ھے - لیکن کامل پاشا نے آغاز جنگ سے لیکر آخر تک مسلمانان عالم کے صدها تاروں اور التجاؤں کا کہیں اشارہ تک نہیں کیا اور اپنی اس ذمه داری کو کبھی دنیا پر ظاهر نہیں کیا ' جو مسلمانوں کی طرف سے آج مرکز خلافت کے ذمے عائد هوتی ھے - اسکا سر همارے آگے بہت مغرور تھا ' لیکن یورپ کے سامنے سر بسجود : فاي الفريقين احق بالامن ان كنتم تعلمون ؟

يوم يسمعون الصيحة بالحق :

ذلك يوم الخروج

(۵۰ : ۴۱)

اس فیصلے کی خبر همارے دلوں کیلیے ایک برق هلاکت تھی ' پھر اندازہ کرنا چاهیے که اتحاد و ترقی کے ملک پرستان غیور پر کیا گذری هوگی ؟ تاهم جس سمندر کی ته میں گندھک کے طوفان آتشیں اٹھه رهے تھے ' اسکی سطح بالائی اب بھی خاموش تھی :

۲۳ - کو وزرا کا اجتماع هوا که اس فیصلے کی تعمیل کیلیے باقاعدہ یادداشت مرتب کی جاے -

اب یه فرصت کی آخری گھڑیاں تھیں ' جو ایک گھنٹے کے اندر تیزی کے ساتھه گذر جاتیں - جس عزت ملک و ملت کے زندہ لاش کی " مجلس " نے تجہیز و تکفین کی تھی ' اب اسکا جنازہ قبر کے کنارے رکھدیا گیا تھا تاکه مدفون کر دیا جاے -

مجلس فیصله کر چکی تھی ' صرف سفراے دول کے پاس با قاعدہ جواب بھیجنا باقی تھا - چند گھنٹے اور مطلوب تھے که ملک فروشی کے ایماسانه عمل کی پوری تکمیل هو جاے - جب وزارت با قاعدہ جواب بھیج دیتی ' تو پھر همیشه کیلیے معامله هاتھه سے نکل جاتا اور کوئی علاج ممکن نه هوتا -

لیکن پھر وہ نیرنگ ساز قدرت کہاں تھا ' جسکا هاتھه عین اس وقت ... کے بچانے کیلیے نمودار هوتا ھے ' جبکه ایک ... سطح آب پر تیرنے والے هوتے هیں ؟

یه سلطان کی وہ فوج تھی ' جو اپنی فتح ... کو آخر تک پہنچادینے کیلیے سرگرم کار تھی ' لیکن پھر خدا کی فوج کہاں تھی ؟

]

جاء الحق

هاں اب وقت آگیا تھا که موسم بدلے ' اور قرار پا گیا تھا که وہ حیّ و قیوم اپنی قدرت کی ایک نئی نشانی دنیا کو دکھلادے - پس وہ سب کچھه شروع هوگیا ' جو همیشه ایسے وقتوں میں هوا ھے - خاموش سمندر کی سطح یکایک متحرک هوئی ' اور آسمان پر برق و باران کے آثار ظاهر هوگئے - جوش ملی اور غیرت اسلامی کا یه ایک صور تھا ' جسکی اواز نے ایک طرف هزاروں انسانوں کو چند لمحوں کے اندر جمع کردیا ' اور دوسری طرف اسکی گرج سے خائنین ملت کے دل کانپ گئے : ان كانت الا صيحة واحدة فاذا هم خامدون (۳٦ : ۲۸)

فوجی افسروں کی برهنه تلواریں ' پبلک کا جوش و خروش ' طلبا کے نعرہاے ملی ' جان فروش سپاهیوں کی صفیں ' حق طلبی کا عزم راسخ ' انقلاب کا فتح مند ولوله ' اور ان سب پر نصرت الهی کی غیبی تلوار کی چمک ' یه مناظر عظیمه تھے ' جو باب عالی کی طرف کسی مقدس رسم کے سکون و وقار کے ساتھه بڑھرهے تھے - وہ پیکر حمیت اسلامی ' مجسمۂ نصرت الهی ' بانی ساز لواے ملت ' جاں نثار راہ حق صداقت ' محي الملة والدين ' محبوب الاسلام والمسلمين ' حجة الله المبين ' آية الله في الارضين ' الذي صدق اخبار الماضيين ' وحقق مانسج من ماثر الاولين ' والذي هو في جبهة هذ الدهر غره ' وفي قلادته دره ' لا تد اينها في الدنيا دره - والذي تجل صفاته الجليلة ان يحصرها حاصر ' ويستوعبها ناظم وناثر - سيف الله القوي العظيم ' والمجاهد في سبيل الله ودينه القويم ' یعنی قهرمان مدافعۂ ملی ' بطل الشهير : غازی انور بے سب کے آگے تھا ' اور مشهور ملت پرست غیور و مجاهد حریت دستور : بک باشی نیازی بے ' اور سرگرم رکن اتحاد و ترقی : طلعت بے اسکے یمین و یسار تھے : ثلة من الاولين وقليل من الاخرين (۵٦ : ۱۳)

(انور بے) کے هاتھه میں ایک کاغذ تھا ' جس پر ۵ - هزار افسران جنگ ' اور عام پبلک کے دستخط تھے اور اسمیں تبدیل وزارت یا انکار صلح پر زور دیا گیا تھا - فوجی اقتدار کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ھے که فوج کا جو حصه وزارت کے هاتھه میں تھا ' اسے کسی غیر معلوم طریقه سے مصنوعی جنگ کیلیے باهر بھیجدیا گیا تھا ' اور اور جس قدر فوج شهر میں موجود تھی ' وہ سب کی سب قومی جماعت کے ساتھه مسلح هوکر جا رهی تھی -

وزارت بے خبر اپنے کام میں مشغول تھی که یه جماعت اسکی کھڑکیوں کے نیچے پہنچ گئی -

اگرچه ریوٹر کی تار برقیوں سے معلوم هوتا ھے که صرف ناظم پاشا کے ایڈی کانگ نے اس هجوم کو روکنے کی سعی کی ' اور ناظم پاشا نے " گستاخ کتے " سے زیادہ کہنے کی مہلت نہیں پائی ' مگر ڈاکٹر مصباح الدین کے تار سے معلوم هوتا ھے که " گولیوں کی ایک هلکی بارش " ضرور هوئی تھی - بہرحال مجمع باب عالی کے سامنے پہنچکر رزمیه سرودوں ' هنگامه خیز صداوں ' اور جنگ و انقلاب کے پیهم نعروں میں مصروف هوگیا (جسمیں چند هندوستانی مسلمانوں کی صدائیں بھی ملی هوئی تھیں) اور (انور بے) ایک فاتح حکمراں کی طرح ' بے دھڑک وزارت خانے کے هال میں داخل هوا اور کامل پاشا کو حکم دیا که یا جنگ کے قائم رکھنے کی قسم کھاے یا اپنی کرسی خالی کردے - بالاخر کچھه دیر کے بعد وہ وزارت کے مستعفی هوجانے کی بشارت لیکر فتح مندانه مجمع کے سامنے نمودار هوا ' اور پھر سلطان المعظم کی خدمت میں حاضر هوکر (محمود شوکت پاشا) کی وزارت کے قیام کا حکم لے لیا :

[

کذالک ' و اورثنا قوماً اخرین ' فما بکت علیھم السماء والارض ' وما کانوا منظرین - (۴۴ : ۲۷)

(پس) اس طرح کا واقعہ پیش آیا ' اور جب ہم نے ایک دوسری جماعت کو انکی جگہ کا وارث بنایا ' تو اُن لوگوں پر آسمان اور زمین ' کسی نے بھی آنسو نہیں بہائے (کیونکہ انکا زوال غم کا نہیں بلکہ خوشی کا مستحق تھا) اور نیز خود انکو بھی مہلت نہیں دی گئی کہ وہ کسی طرح اپنے تئیں سنبھالتے -

پس یہ ایک قدرت الہی کی نشانی ' اور حق و صداقت کی فتح مندی تھی ' جو اس طرح تکمیل کو پہنچی - ایندہ کی نسبت کون زبان کھول سکتا ہے ؟ حالات نازک ' مشکلات کا ہجوم ' دشمنوں کا اتحاد ' اور راہ اعانت ناپید ' نہیں معلوم کل کو کیا حالات پیش آئیں ؟ ایسے سخت اور نازک موقعہ میں (دول کے متفقہ نوٹ کی نا منظوری کے اعلان کے ساتھہ) وزارت کا جاں گسل ذمہ داری اپنے سر لینا ' فی الحقیقت ایک مجاھدانہ قربانی ہے جو اس قریشی النسل اور آل فاروق مجاھد : محمود شوکت پاشا نے راہ اسلام پرستی میں کی ' پس ائندہ خواہ کچھہ ہو ' لیکن اتحاد و ترقی نے اس وقت اپنا اولین فرض ملی و اسلامی ادا کر دیا اور جو کچھہ کیا ' یہی اس موقعہ پر کیا جا سکتا تھا :

وانہ لحسرۃ علی الکافرین ' و انہ ھو الحق الیقین ' فسبح باسم ربک العظیم (۶۹ :)

اور اس میں کچھہ شک نہیں کہ یہ کافروں کے لیے موجب حسرت ہے ' اور اسمیں بھی کچھہ شک نہیں کہ یہ ایک قطعی اور یقینی صداقت کا ظہور ہے - پس اپنے پروردگار عظیم و قدوس کی حمد کرو (جس نے اپنی امید بخشی کا دروازہ تم پر بند نہیں کیا ہے)

ایک پر اسرار جد و جہد

— * —

سرگذشت انقلاب

ایک عثمانی شریک انقلاب کے قلم سے (۱)

— * —

(ڈاکٹر مصباح الدین شریف بے) لکھتے ہیں :

" کل اخبار (اقدام) اور (سبیل الرشاد) میں آپکے تار چھپ گئے - جزاکم اللہ تعالی - جن تفصیلی حالات کو آپ پوچھتے ہیں ' انکو کیا بیان کروں اور جس بیج کے بارآور ہونے کی امید نہیں ' اسکی آبیاری کا افسانہ کیا سناؤں ؟ ہمارے سروں پر خاک مذلت (۲) اور ہماری امیدیں یکسر وقف پامالی ' ہم موت اور حیات کے کنارے پر ہیں - نہ زندگی کی امید ہے ' اور نہ مرنے کی راہ باز !

(ما کلید بہشت بشکستیم   در دوزخ بروے ما بستند)

لیکن امید پرست انسان ' جسکی حسیات منفعلہ مایوسی سے ہمیشہ گریز کرتی ہیں ' اطبا کے جواب دیدینے کے بعد بھی موت کا خیر مقدم نہیں کرتا - ایڑیاں رگڑتا ہے اور دعائیں مانگتا ہے - ہم کو امید نے جواب دیا ہے مگر ہم امید کو جواب نہیں دیسکتے - کامیابی ہم سے بظاہر روٹھہ گئی ہے ' مگر ہم کوشش سے کیونکر گردن موڑ لیں ؟ پس کوشش میں مصروف ہیں اور نہیں جانتے کہ نتیجہ کیا نکلے گا ؟

آج چار مہینے سے دنیا دیکھہ رہی ہے کہ دولت عثمانیہ تھریس کے میدان میں بلغاریا سے لڑرہی ہے ' مگر اسکو اصلی جنگ کا حال معلوم نہیں - نسل عثمانی کی موجودہ جنگ اسکی خاک سے باہر نہیں ہے ' بلکہ اندر ہے - اسکی اصلی جنگ وہ ہے ' جو خود قسطنطنیہ کے اندر موجودہ حکومت اور اتحاد و ترقی میں ہورہی ہے - اگر وہاں دولت عثمانی یورپ کے مقابلے میں مظلوم اور بے دست و پا ہے ' تو یہاں بھی نسل عثمانی کی امیدیں برسر اقتدار حکومت کے اجانب پرستانہ جور و تعدی سے ' انتہاے مظلومی و بیکسی کو پہنچ چکی ہیں - دنیا کو اس وقت یقین نہیں آتا تو ہمکو کوئی پروا نہیں ' لیکن وہ وقت دور نہیں جب اسکو یقین کرنا پڑیگا کہ عثمانیوں (۱) کی بیرونی مظلومی و شکست ' سر تا سر انکی اندرونی مظلومی کا عکس ہے - انکی اصلی بدبختی یہ ہے کہ وہ اپنے گھر کے اندر مظلوم و بیکس ہوگئے ہیں ' اسلیے باہر بھی مظلوم و کس مپرس ہیں !

: :

کاش ہمکو مٹانے کیلیے موجودہ وزارت نے جس قدر اپنی طاقت صرف کی ' اسکا کچھہ حصہ بھی اُن دشمنوں کے مقابلے میں خرچ کرتی ' جو اسکے گھر کے اندر گھسے ہوے ہیں ! اس نے ہمکو کچل دینے کیلیے غیروں سے مدد لی ' اور ہماری دشمنی میں دشمنوں کو دوست بنالیا - اسنے ہماری ہستی کی اُن شاخوں ہی کو نہیں کاٹا جو زمین کے اوپر تھیں ' بلکہ کوشش کی کہ زمین کے اندر جڑ کے پھیلے ہوے ریشوں کو بھی اکھاڑ کر پھینکدے - صرف سترہ آدمی قید و غارت سے بچ سکے جو وقت سے پہلے قسطنطنیہ سے نکل گئے تھے ' باقی تمام لوگوں کو ' حتی کہ اُن طالب علموں کو بھی ' جنکی ہم میں سے کسی شخص سے صاحب سلامت تھی ' گرفتار کر کے قید خانوں کے حوالے کردیا -

: :

با ایں ہمہ شاید قدرت حق ہم کو ایک مہلت اور دینا چاہتی ہے ! یہ سچ ہے کہ ہم سمندر کی موجوں میں ہیں ' لیکن ہمارے ہاتھہ پانوں ابھی شل نہیں ہوے - آپ کیا سمجھتے ہیں کہ گورنمنٹ نے محض رحم و عدل سے ہمارے ممبروں کو رہا کردیا ؟ جس وزارت کیلیے وطن اور ملت کا نام کوئی اثر نہیں رکھتا ' اسکے لیے اخلاقی احکام میں کیا قوت ہوسکتی ہے ؟ اصل یہ ہے کہ تغیر وزارت کے ساتھہ ہی فوج کو طرح طرح کی غلط فہمیوں میں پھنسانے کی کوشش کی گئی تھی ' لیکن گرفتاریوں کی خبر نے انکی آنکھیں کھولدیں ' اور حکومت پر واضح ہوگیا کہ ابھی ملک اسقدر اسکے قابو میں نہیں آیا ہے کہ اسکو بالکل مطلق العنان چھوڑدے - جب وزارت نے فوج کے دباؤ اور اندرونی بغاوت کو اپنے سامنے دیکھا تو مجبور ہوکر رہائی کا حکم دینا پڑا -

---

(۱) اصل چٹھی فارسی میں ہے -

(۲) فارسی کا محاورہ ہے " خاک برسرم " ہم نے اردو میں گوارا کرنے کیلیے مجبوراً " مذلت " کا اضافہ بڑھا دیا -

(۱) افسوس کہ ابتک نادان ترکوں کی زبان پر " اسلام " کی جگہ " عثمانیت " کا نام چڑھا ہوا ہے - انقلاب عثمانی کے بعد سب سے بڑی غلطی جو نوجوان ترکوں نے کی (اور جسمیں اتحادی و ائتلافی ' سب شریک ہیں) جنس و وطن کا سوال تھا - انہوں نے سمجھا کہ یورپ کا تعصب محض ترکوں کی مذہبی صورت کی وجہ سے ہے ' اور یورپین ترکی کی مسیحی آبادی صرف اسی وجہ سے ترکی کو اپنی حکومت نہیں سمجھتی - پس انہوں نے اپنی عالمگیر " اسلامی قومیت " کو " جنس عثمانی " کے لفظ سے تبدیل کردیا ' اور اس طرح مٹھی بھر غدار عیسائیوں کی خاطر جنکی عثمانیت کا تجربہ اس جنگ میں ہوگیا ہے ' چالیس کروڑ مسلمانوں کے رشتے کی پروا نہیں کی ' حالانکہ مسلمانوں کی ' خواہ وہ افریقی ہوں یا ترکی ' اسلام کے سوا کوئی جنس اور قومیت نہیں ہو سکتی :

ان ھذہ امتکم امۃ واحدۃ ' وانا ربکم فاتقون -

تم اپنے تئیں عثمانی کہو یا محض وطن پرست ' وہ کبھی رحم نہیں کرے گا - اسکو ان اضافی اوصاف سے تعصب نہیں ہے ' بلکہ تمہاری اصل ذات اور وجود سے ' تم جب تک مشرقی اور مسلمان ہو ' وہ بھی یورپین اور مسیحی ہے - اور اب ان دو لفظوں کے اندر وہ سب کچھہ ہے ' جس کا درندوں کے بھٹ اور وحشیوں کے غاروں کے اندر تصور کیا جا سکتا ہے :

وجودک ذنب لا یقاس بہ ذنب   (الہلال)

همارا اصلي جرم يه تها كه هم نے مصائب اٹهاكر ملک كو اسكي قسمت پر نہيں چهوڑ ديا ' اور آخري وقت بهي كوشش كي كه أسے ذلت سے نجات دلائيں -

سعي كي ابتدا

— * —

هم نے وزارت سے پانچ مرتبه درخواست كي كه جنگ كو جاري ركهے ' اور هم كو خدمت كا موقع دے ' مگر اُس نے حقارت كے ساتهه هم كو ٹهكرا ديا - هم نے مجبور هوكر سلطان المعظم تک رسائي پيدا كي ' مگر وزارت كے استبداد نے انكے حكم كي بهي تحقير كي - پهر هم نے ولي عهد دولت كے ذريعه سلطان المعظم كو اصلي حالت سے واقف كرنا چاها ' ليكن اسكو خلع سلطان كي كوشش سے تعبير كيا گيا ' اور هم پر تهمت لگائي گئي كه هم تخت خلافت كو الٹ دينا چاهتے هيں

: :

جب هم اُن تمام كوششوں ميں جو هم نے علانيه كي تهيں ' ناكام ركهے گئے ' تو اب اسكے سوا كيا چاره تها كه خواه كتناهي خطرناک اور مخدوش هو ' مگر اپني آخري تدبير سے كام ليں -

جو چيز اس مايوسي ميں هميں اميد دلاتي هے ' وه يهي هے كه همارى يه آخري تدبير ضائع نہيں گئي اور الحمد لله كه هم حكومت كے استبداد سے قوم كي مرعوبيت كو دور كر دينے ميں كامياب هوگئے - اب هم آزاد هيں ' اور اتحادي هونا كوئي جرم نہيں - گورنمنٹ قوم كي خواهشوں كا لحاظ كرنے پر مجبور هوگئي هے ' اور اس نے وعده كرليا هے كه جن شرائط پر دول اجانب زور دينا چاهتي هيں ' انكي منظوري سے انكار كردے گي - يه اسي كوشش كا نتيجه تها كه باب عالي كو متواتر دو تار اپنے وكلا كے نام لنڈن بهيجنے پڑے كه وه ارخبيل اور ادرنه كے متعلق سختي سے انكار كردے - تمام ملک ميں صلح كے نام سے برهمي پهيل گئي هے ' اور فوج كا هر بيمار اور زخمي سپاهي بهي جنگ كا طلبگار هے - اب هم كو قوي اميد پيدا هوگئي هے كه شايد آخري ذلت كا سامنا نه هو گا -

خفيه مجلس اور حلف

— * —

خواه كچهه هو ' مگر اب ملک اپني انكهوں نے سامنے اپني ذلت كي تكميل نہيں ديكهے گا - هم نے ايک سال كے بعد پهر آخري جانبازي كے حلف كي تجديد كي هے اور هرشخص نے عهد واثق كر ليا هے كه آخر دم تک سعي سے باز نه آے گا - جس دن هماري جماعت قيد خانے سے نكلي ' اسكے دوسرے هي دن هم كو ايک جگه جمع هونے كا موقع ملگيا ' اور هم نے اپنا اينده پروگرام قرار دے ليا - اسكا منشا يه تها كه وطن كي موجوده مشكلات اور نزاكت حال كي وجه سے سردست وزارت كي تبديلي كي سعي مضر هوگي ' پس گورنمنٹ كو بحالت موجوده قائم رهنے قومي طاقت كا دباؤ ڈالا جاے اور اسكو مجبور كيا جاے كه ملک كي خواهشوں كے خلاف قدم نه اٹهاے ' البته اگر اسميں ناكامي هوئي تو پهر هم كو انتهائي علاج كيليے اپني قوت سے كام لينا پڑيگا - همارے آٹهه ممبر صرف اس كام كيليے شتالجه لائين كے قلعوں ميں تقسيم هوگئے هيں كه فوج كے جوش و خروش اور ملكي جاں نثاري كے ولولے كو قائم ركهيں اور اندر موجود حالت سے واقف كرتے رهيں -

انور بے كي طلبي

سب سے بڑي تبديلي انور بے كي موجودگي سے پيدا هوگئي هے ' جنكے بلانے پر هم مجبور هوگئے تهے - وه وطن كي عزت كيليے وطن سے دور تهے ' مگر اب وطن كي عزت هي كو ضرورت تهي كه وه اس سے دور نه رهيں - انكو آخري حالات سے مطلع كرنا ' اور پهر انكا جلد پهنچ جانا ' اسقدر مشكل كام تها كه اسكي كسي كو توقع نه تهي ' ليكن خدا نے انكو بالاخر پهنچاديا - وه جس دن آستانه ميں پهنچے هيں ' اسي دن (نظامي پاشا) كا تار پهنچا تها كه يونان كے مطالبات كا دول ساتهه نہيں ديتے ' ليكن جزائر كو ازاد كر دينا چاهتے هيں - وزارت آماده تهي كه مزيد التجا و عاجزي كي تاكيد كرے ' آخر ميں ايک تركي قاضي اور ايک ترک ريذيڈنٹ كي تقرري كي درخواست كے بعد منظور كرلے ' ليكن انور بے كے باب عالي پهنچنے كا يه نتيجه نكلا كه مجبوراً تسليم كرنے سے انكار كرديا گيا -

انور بے كي حيرت انگيز جانبازي

— * —

وه اُسي دن آستانه سے روانه هوگئے اور لوگوں كو معلوم نہيں هوسكا كه وه كہاں هيں ؟ ليكن در اصل وه ايک عجيب جاں بازانه كوشش كر رهے تهے - وه بغير اسكے كه دشمنوں كو علم هو (ايڈريانوپل) ميں داخل هوگئے - اور وهاں دو دن تک مقيم رهے - انهوں نے وهاں كي محصور فوجي اور غير فوجي آبادي كا معائنه كيا ' تاكه انكي قوت مقاومت كا اندازه كرسكيں - پهر جامع سليم ميں محصورين كو جمع كركے انكے سامنے صبح و شام متعدد تقريريں كيں ' اور (قران مقدس) پر حلف اٹهوايا كه خواه حالت كيسي هي نازک هوجاے ' خواه رسد كي قلت سے بهوكے مرنے لگيں ' خواه انكے پاس ايک گولي بهي باقي نه رهے ' ليكن وه دشمن كے آگے اطاعت كا سر كبهي نه جهكائيں گے -

جاويد بک اور حسين جاهد بک

— * —

انور بے كے ورود سے پہلے (جاويد بے) عارضي طور پر انجمن كے مشير تهے (انجمن اتحاد و ترقي نے اپنے يہاں صدارت كا عهده نہيں ركها هے بلكه ايک شخص كو نظم و خدمت مجلس كيلئے چن ليتي هے اور اسكو مشير كے لفظ سے تعبير كرتي هے - الهلال) ليكن اب انور بے هيں ' (حسين جاهد بے) ايڈيٹر طنين ' جو رهائي كے بعد استانے سے چلے گئے تهے ' اب پهر واپس آگئے هيں اور اپني خدمات ميں مصروف هيں -

انور بے كا شتلجه ميں وعظ

— * —

تين دن سے انور بے (شتلجه) گئے هوے هيں ' اور انكي ولوله انگيز تقريروں نے وهاں كے فوجي حلقوں كو جوش و فدائيت كا ايک آتشكده بنا ديا هے - تمام فوجي افسروں سے وه حلف لے رهے هيں كه ذلت انگيز خاتمۂ جنگ كي كسي حالت ميں تعميل نه كرينگے -

اينده كي نسبت

اميد و بيم

هم اينده كي نسبت كوئي ايسي توقع نہيں پيدا كرنا چاهتے ' جسكے پورا كرنے كي هميں مهلت نه ملے - تاهم مطمئن رهيے كه ملک غافل نہيں هے ' اور حالت بدل چكي هے - ايک ماه پہلے سكون تها ' مگر اب هر طرف اضطراب هے - پہلے خاموشي پيدا كرائي گئي تهي ' مگر اب جنگ كي صداوں سے ڈر اور رعب پيدا هو گيا هے - هم اميد دلاتے هيں كه اگر موجوده اميد افزا حالات ميں انقلاب هوا تو خواه كچهه هو ' هم بهي ايک مرتبه زور كروٹ ليں گے ' اور كم از كم ملک كو اسقدر ارزاں فروخت نه هونے دينگے - جسقدر دشمن چاهتے هيں - همارے ليے متصل دعا كرتے رهيے كه هميں خدا كي مدد چهوڑ نه دے -

مقالات

تراجم احوال

دیباچه

سیرة نبوی

—: * :—

(۲)

صحت ماخذ

انحضرت (صلعم) کے حالات ' نبوت کے تقریباً سو برس کے بعد قلمبند ہوے ' اسلیے مصنفین کا ماخذ کوئی کتاب نہ تھی بلکہ زبانی روایتیں تھیں -

اس قسم کا موقع جب کبھی دوسری قوموں کو پیش آتا ہے یعنی کسی زمانہ کے حالات ' مدت کے بعد قلمبند کیے جاتے ہیں تو یہ طریقہ اختیار کیا جاتا ہے کہ ہر قسم کی عامیانہ افواہیں قلمبند کرلی جاتی ہیں ' جن کے راویوں کا نام و نشان تک معلوم نہیں ہوتا اِن افواہوں میں سے وہ واقعات چھانٹ لئے جاتے ہیں جو قراین اور قیاسات کے مطابق ہوتے ہیں اور پھر تھوڑی دیر کے بعد یہی خرافات ایک دلچسپ تاریخی کتاب بن جاتے ہیں - یورپ کی سیکڑوں تاریخی تصنیفات اسی اصول پر لکھی گئیں -

لیکن مسلمانوں کے فن تاریخ کا معیار اس سے بہت زیادہ بلند تھا ' اُس کا پہلا اصول یہ تھا کہ جو واقعہ بیان کیا جاے ' اُس شخص کی زبان سے بیان کیا جاے ' جو خود شریک واقعہ تھا اور اگر خود نہ تھا تو شریک واقعہ تک تمام راویوں کا نام بہ ترتیب بتا دیا جاے - اس کے ساتھہ یہ بھی معلوم ہونا چاھیے کہ جو اشخاص ' سلسلۂ روایت میں آے ' کون تھے ؟ کیسے تھے ؟ کیا مشاغل تھے ؟ چال چلن کیسا تھا ؟ حافظہ کیسا تھا ؟ سمجھہ کیسی تھی ؟ ثقہ تھے یا غیر ثقہ ' سطحی الذہن تھے یا دقیقہ بیں ؟ عالم تھے یا جاہل ؟ اِن جزئی باتوں کا پتہ لگانا سخت مشکل بلکہ ناممکن تھا ' لیکن سیکڑوں ہزاروں محدثین نے اپنی عمریں اسی میں صرف کردیں - ایک ایک شہر میں گئے ' راویوں سے ملے ' ان کے متعلق ہر قسم کی معلومات بہم پہونچائیں ' جو لوگ اُن کے زمانہ میں موجود نہ تھے اُن کے دیکھنے والوں سے حالات دریافت کئے - اِن تحقیقات کے ذریعہ سے اسماء الرجال (بیوگرافی) کا وہ عظیم الشان فن طیار ہوگیا جس کی بدولت آج کم از کم لاکھہ شخصوں کے حالات و واقعات معلوم ہو سکتے ہیں ' اور اگر ڈاکٹر اسپرنگر (۱) کے حسن ظن کا اعتبار کیا جاے تو یہ تعداد پانچ لاکھہ تک پہنچ جاتی ہے -

محدثین نے حالات کے بہم پہنچانے میں کسی شخص کے رتبہ اور حیثیت کی کچھہ پروا نہ کی - بادشاہوں سے لیکر بڑے بڑے مقتداؤں تک کی اخلاقی سراغ رسانیاں کیں ' اور ایک ایک کی پردہ دری کی - نکتہ چینی ' عیب جوئی ' تجسس ' مذموم اوصاف کی راز جوئی آہ آج کل کے خیال کے مطابق تہذیب کے بالکل خلاف ہے ' لیکن محدثین نے حدیث کی محبت میں سب کچھہ گوارا کیا ' اور سچ یہ ہے کہ اگر اِس احتیاط کی بدولت ' احادیث نبوی مَیں غلط اور صحیح کا امتیاز قائم رہ گیا ' تو ہزاروں محاسن کو ان عیوب پر قربان کردینا چاھئے - اس سلسلہ میں سیکڑوں تصنیفات تیار ہوئیں جن کی اجمالی کیفیت یہ ہے :

سب سے پہلے اس فن یعنی راویوں کی جرح و تعدیل میں یحیی بن سعید القطان نے ایک کتاب لکھی ' وہ اِس رتبہ کے شخص تھے کہ امام احمد حنبل نے ان کی نسبت لکھا ہے : " میری انکھوں نے ان کا نظیر نہیں دیکھا " اُن کے بعد اس فن کو زیادہ رواج ہوا اور کثرت سے کتابیں لکھی گئیں ' جن میں سے چند ممتاز تصنیفات حسب ذیل ہیں :—

نام مصنف	کیفیت
رجال عقیلی	خاص ضعیف الروایۃ لوگوں کے حالات میں ہے -
رجال احمد بن عبد العجلی المتوفی سنہ ۳۲۷ هج	اس کتاب کا نام کتاب الجرح والتعدیل ہے -
رجال امام عبد الرحمن بن حاتم الرازی المتوفی ۳۲۷ هج	بہت ضخیم کتاب ہے -
رجال امام دار قطنی	مشہور محدث ہیں ' یہ کتاب خاص ضعیف الروایۃ اشخاص کے حال میں ہے -
کامل ابن عدی	اس فن کی سب سے مشہور کتاب ہے ' اور تمام محدثین نے اُسی کو اپنا ماخذ قرار دیا ہے -

یہ کتابیں قریبا آج ناپید ہیں ' لیکن بعد کی تصنیفات جو انہی کتابوں سے ماخوذ ہیں ' آج بھی موجود ہیں -

اس سلسلہ میں سب سے زیادہ جامع اور مستند کتاب تہذیب الکمال ہے جو علامہ مزی (یوسف بن الزکی) کی تصنیف ہے ' جنہوں نے سنہ ۷۴۲ میں وفات پائی - علاء الدین مغلطائی المتوفی سنہ ۷۶۲ نے تیرہ جلدوں میں اس کا تکملہ لکھا ' علامہ ذہبی المتوفی سنہ ۷۴۸ نے اس کا اختصار کیا ' اور بہت سے محدثین نے اس کے خلاصے اور ذیل لکھے - بالاخر حافظ ابن حجر نے ان تمام تصنیفات سے ایک نہایت ضخیم کتاب تہذیب التہذیب لکھی جو ۱۳ جلدوں میں ہے اور آج کل حیدرآباد میں شائع ہوئی ہے - مصنف نے کتاب کے خاتمہ میں لکھا ہے کہ اِس کی تصنیف میں آٹھہ برس صرف ہوے -

اس سلسلہ کی ایک اور سب سے زیادہ متداول اور مستند کتاب میزان الاعتدال ہے ' جو علامہ ذہبی کی تصنیف ہے - حافظ ابن حجر نے اس کتاب پر اضافہ کیا جس کا نام لسان المیزان ہے -

اسماء الرجال کی کتابوں میں سے تہذیب الکمال ' تہذیب التہذیب ' لسان المیزان ' تقریب ' تاریخ کبیر بخاری ' تاریخ صغیر بخاری ' ثقات ابن حبان ' تذکرۃ الحفاظ علامہ ذہبی ' مشتبہ النسبۃ ذہبی ' انساب سمعانی ' تہذیب الاسماء ' ہماری نظر سے گذری ہیں -

فن روایت اور درایت کی اصلی بنیاد

روایت کی تحقیق و تنقید ' اسلام کے عنصر میں داخل ہے اور خود قرآن مجید نے اسکے اصول متعین کردیے ہیں -

یا ایہا الذین آمنوا ان جاءکم فاسق بنباء فتبینوا	مسلمانو ! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لاے تو تم اچھی طرح جانچ لو '

(۱) ڈاکٹر اسپرنگر ' جرمن کے مشہور عربی دان فاضل ہیں ' مدت تک ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ میں کام کیا ' اصابہ کا نسخہ انہی کی تصحیح سے کلکتہ میں چھپا ' اسی کتاب کے دیباچہ میں صاحب موصوف نے لکھا ہے " نہ کوئی قوم دنیا میں گذری نہ آج موجود ہے جس نے مسلمانوں کی طرح اسماء الرجال کا سا عظیم الشان فن ایجاد کیا ہو ' جس کی بدولت آج پانچ لاکھہ شخصوں کا حال معلوم ہو سکتا ہے (منہ) -

یه حکم فن رجال کي بنیاد تها - حدیث میں هے :

كفى للمرء كذبا ان يحدث بكل ما سمع

آدمي کے جهوٹے هونے کي دلیل یه هے که جو کچهه سنے ' روایت کردے -

یه ایسا اصول تها که اگر اس پر پورا عمل کیا جاتا تو سیکڑوں هزاروں جهوٹي روایتیں سرے سے وجود هي میں نه آتیں یا کم از کم پهیلنے نه پاتیں - حدیث و سیر کي بهت سي کتابوں میں غلط اور موضوع روایتیں موجود هیں ' ان کے درج کرنے کي یهي وجهه هوئي که راوي نے جو حدیث سني ' یه سمجهه کر روایت کردي که " جب سلسلۂ روایت بیان کردیا گیا تو روایت کا فرض ادا هو گیا " حالانکه حدیث مذکورۂ بالا کي رو سے یه جائز نهیں که جو کچهه سنا جائے روایت کردیا جاے - هر روایت کي تحقیق و تنقید بهي ضروري هے اور انهي روایتوں کا بیان کرنا جائز هے جو تحقیق کے معیار پر پوري اتر چکي هوں -

فن درایت کي ابتدا

درایت کي ابتدا خود صحابه کے عهد میں هوچکي تهي - حضرت عائشه کے سامنے جب یه حدیث بیان کي گئي که انحضرت نے فرمایا هے : " مرده پر جب گهر والے نوحه کرتے هیں تو اس کو عذاب دیا جاتا هے " تو حضرت عائشه نے اس بنا پر اس کي صحت سے انکار کیا که یه قرآن مجید کي اس آیت کے خلاف هے :

لا تزر وازرة وزر اخرى

کوئي شخص کسي دوسرے شخص کے گناه کا ذمه دار نهیں هوسکتا -

چنانچه صحیح بخاري (کتاب الجنائز) اور مسلم میں یه واقعه مختلف روایتوں سے مذکور هے -

صحیح مسلم میں هے که حضرت عائشه نے یه بهي کها : " تم لوگ حدیث روایت کرتے هو اور جهوٹ نهیں بولتے ' لیکن سننے میں فرق هو جاتا هے " ایک روایت میں هے که " حضرت عائشه نے فرمایا : " ابو عبد الرحمن کو خدا بخشے ' انهوں نے جهوٹ نهیں کها لیکن بهول گئے یا غلطي کي "

(سماع موتي) کے مسئله میں حضرت عائشه نے حضرت عمر کي روایت پر جو اعتراض کیا تها ' وه اسي بنا پر تها که ان کے نزدیک وه روایت ' نص قرآن کے خلاف تهي -

فقهاء میں بعض اس بات کے قائل هیں که آگ پر پکي هوئي چیز کے کهانے سے وضو ٹوٹ جاتا هے - حضرت ابو هریره نے حضرت عبد الله بن عباس کے سامنے جب اس مسئله کو آنحضرت کي طرف منسوب کیا تو عبد الله بن عباس نے کها اگر یه صحیح هو تو اس پاني کے پینے سے بهي وضو ٹوٹ جاے گا جو آگ پر گرم کیا گیا هو - حضرت عبد الله بن عباس حضرت ابو هریره کو ضعیف الروایة نهیں سمجهتے تهے ' لیکن چونکه ان کے نزدیک یه روایت ' درایت کے خلاف تهي اسلئے انهوں نے تسلیم نهیں کیا ' اور یه خیال کیا که سمجهنے میں غلطي هوگئي هوگي -

جب حدیثوں کي تدوین شروع هوئي تو محدثین نے درایت کے اصول بهي منضبط کیے جن میں سے بعض یه هیں :

قال ابن الجوزي وكل حديث رايته يخالفه العقول او يناقض الاصول فاعلم انه موضوع فلا يتكلف اعتباره اى لا تعتبر رواته ولا تنظر في جرحهم او يكون مما يدفعه الحس والمشاهدة او مباينا لنص الكتاب والسنة المتواترة او الاجماع القطعي حيث لا يقبل شيء من ذالك التاويل او يتضمن الافراط بالوعيد الشديد على الامر اليسير او بالوعد العظيم على الفعل اليسير و هذا والاخير كثير موجود في حديث القصاص والطرقية ومن ركة المعنى لا تاكلوا القرعة حتى تذبحوها ولذا جعل بعضهم ذلك دليلا على كذب راويه وكل هذا من القرائن في المروي وقد تكون في الراوي كقصة غياث مع المهدي ...... او انفراده عمن لم يدركه بمالم يوجد عند غيرهما او انفرده بشي مع كونه فيما يلزم المكلفين علمه و قطع العذر فيه كما قرره الخطيب في اول الكفاية او بامر جسيم يتوفر الدواعي على نقله كحصر عدو الحاج عن البيت

ابن جوزي نے کها هے که جس حدیث کو دیکهو که عقل یا اصول مسلمه کے خلاف هے تو جان لو که وه مصنوعي هے اس کي نسبت اس بحث کي ضرورت نهیں که اس کے راوي معتبر هیں یا غیر معتبر ' اسي طرح سے وه حدیث قابل اعتبار نهیں جو محسوسات یا مشاهده کے خلاف هو اور تاویل کي گنجایش رکهتي هو ' یا وه حدیث جس میں ذرا سي بات پر سخت عذاب کي دهمکي هو ' یا معمولي کام پر بهت بڑے ثواب کا وعده هو (اس قسم کي حدیثیں واعظوں ، صوفیوں کے هاں بهت پائي جاتي هیں) یا وه حدیث جس میں لغویت پائي جائے مثلا یه حدیث که کدو کو بغیر ذبح کئے نه کهاؤ ' اسلئے بعض محدثین نے لغویت کو راوي کي کذب کي دلیل قرار دیا هے ' یه تمام قرینے خود روایت سے متعلق هیں - اور کبهي یه قرائن راوي کے متعلق هوتے هیں ' مثلا غیاث کا واقعه خلیفه مهدي کے ساتهه ' یا جب که راوي کوئي ایسي حدیث بیان کرے جو اور کسي نے نه بیان کي هو اور خود راوي جس سے روایت کرتا هے اس سے ملا تک نه هو ' یا وه حدیث جس کو ایک هي راوي بیان کرتا هے حالانکه بات ایسي هے که اس سے اوروں کا بهي مطلع هونا ضرور تها جیسا که خطیب بغدادي نے کتاب الکفایه کے شروع میں اس کي تصریح کي هے - یا وه روایت جس میں کبهي عظیم الشان واقعه کا ذکر هے که اگر وه واقعه هوا هوتا تو سیکڑوں آدمي اس کو بیان کرتے ' مثلا یه واقعه که کسي دشمن نے حاجیوں کو کعبه کے حج سے روکدیا -

درایت کے چند اصول

اس عبارت سے درایت کے جو اصول مستنبط هوتے هیں ' یه هیں که حسب ذیل صورتوں میں روایت اعتبار کے قابل نه هوگي اور اس کے متعلق اس تحقیق کي ضرورت نهیں که اس کے راوي معتبر هیں یا نهیں :

(۱) جو روایت عقل کے خلاف هو -

(۲) جو روایت اصول مسلمه کے خلاف هو -

(۳) محسوسات اور مشاهده کے خلاف هو -

(۴) قرآن مجید یا حدیث متواتر یا اجماع قطعي کے خلاف هو ' اور اس میں تاویل کي کچهه گنجایش نه هو -

(۵) جس حدیث میں معمولي بات پر سخت عذاب کي دهمکي هو -

(۶) معمولي کام پر بهت بڑے انعام کا وعده هو -

(۷) رکیک المعنی هو مثلاً کدو کو بغیر ذبح کیے نه کهاؤ -

(۸) جو راوي کسي شخص سے ایسي روایت کرتا هے که کسي اور نے نهیں کي اور یه راوي اس شخص سے نه ملا هو -

(۹) جو روایت ایسي هو که تمام لوگوں کو اس سے واقف هونے کي ضرورت هو ' با ایں همه ایک راوي کے سوا کسي اور نے اس کي روایت نه کي هو -

(۱۰) جس روایت میں ایسا قابل اعتنا واقعه بیان کیا گیا هو که اگر وقوع میں آتا تو سیکڑوں آدمي اس کي روایت کرتے ' با وجود اس کے صرف ایک هي راوي نے اس کي روایت کي هو -

شئون عثمانیه

ملا علي قاري نے موضوعات کے خاتمه میں (١) حدیثوں کے نا معتبر هونے کے چند اصول تفصیل سے لکھے هیں اور آن کي مثالیں نقل کي هیں ' هم اسکا خلاصه اس موقع پر نقل کرتے هیں :

(١) جس حدیث میں فضول باتیں هوں جو رسول الله کي زبان سے نهیں نکل سکتیں ' مثلاً یه که جب کوئي شخص لا اله الا الله کهتا هے تو خدا اس کلمه سے ایک پرند پیدا کرتا هے اسکي ستر زبانیں هوتي هیں - هر زبان میں ستر هزار لغت هوتے هیں الخ -

(٢) وه حدیث جو محسوسات کے خلاف هو ' مثلاً یه حدیث " بیگن کهانا هر مرض کي دوا هے "

(٣) جو حدیث صریح حدیثوں کے مخالف هو -

(٤) جو حدیث واقع کے خلاف هو مثلاً یه که " دهوپ میں رکھے هوے پاني سے غسل نهیں کرنا چاهیے کیوں که اس سے برص پیدا هوتا هے -

(٥) وه حدیث جو انبیا علیهم السلام کے کلام سے مشابهت نه رکهتي هو -

(٦) وه حدیثیں جن میں آینده واقعات کي پیشینگوئي بقید تاریخ مذکور هوتي هے ' مثلاً یه که فلاں سنه اور فلاں تاریخ میں یه واقعه پیش آئیگا -

(٧) وه حدیث جس کے غلط هونے کے دلائل موجود هیں ' مثلاً عوج بن عنق کا قد تین هزار گز کا تها -

(٨) وه حدیث جو صریح قرآن کے خلاف هے ' مثلاً دنیا کي عمر سات هزار برس کي هے ' کیوں که اگر یه روایت صحیح هو تو هر شخص بتا دیگا که قیامت کے آنے میں اسقدر دیر هے ' حالانکه قرآن سے ثابت هے که قیامت کا وقت کسي کو معلوم نهیں -

(٩) جس حدیث کے الفاظ رکیک هوں -

ان اصول سے محدثین نے اکثر جگهه کام لیا اور ان کي بنا پر بهت سي روایتیں رد کردیں ' مثلاً ایک واقعه یه بیان کیا جاتا هے که آنحضرت نے خیبر کے یهودیوں کو اداء جزیه سے معاف کردیا تها ' اور معافي کي دستاویز لکهوا دي تهي - ملا علي قاري اس روایت کے متعلق لکهتے هیں ' که یه روایت مختلف وجوه سے باطل هے :

(١) اس معاهده پر سعد بن معاذ کي گواهي بیان کي جاتي هے حالانکه وه غزوهٔ خندق میں وفات پا چکے تهے -

(٢) دستاویز میں کاتب کا نام معاویه هے ' حالانکه وه غزوه خیبر کے زمانه تک اسلام نهیں لاے تهے -

(٣) اسوقت تک جزیه کا حکم هي نهیں آیا تها ' جزیه کا حکم قرآن مجید میں جنگ تبوک کے بعد نازل هوا هے -

(٤) دستاویز میں تحریر هے که یهودیوں سے بیگار نهیں لي جائیگي حالانکه آنحضرت کے زمانه میں بیگار کا رواج هي نه تها -

(٥) خیبر والوں نے اسلام کي سخت مخالفت کي تهي ' اُن سے جزیه کیوں معاف کیا جاتا ؟

(٦) عرب کے دور دراز حصوں میں جب جزیه معاف نهیں هوا حالانکه اِن لوگوں نے چنداں مخالفت اور دشمني نهیں کي تهي تو خیبر والے کیونکر معاف هوسکتے تهے ؟

(٧) اگر جزیه معاف کردیا گیا هوتا تو یه اس بات کي دلیل تهي که وه اسلام کے هوا خواه اور دوست هیں ' حالانکه چند روز کے بعد وه خارج البلد کردیے گئے -

(لها بقیة)

(١) نسخه مطبوعه مجتبائي دهلي صفحه ٩٢ -

قسطنطنیه کي چٹھي

ایک عزیز دوست کي وساطت سے آپکا اخبار (الهلال) ملگیا جس کي ظاهري و باطني خوبیوں نے دل کو مسخر کر لیا - میں آپسے اُس زمانه سے واقف هوں جبکه ' آپ کے مضامین مختلف اُردو رسالوں میں شائع هوا کرتے تهے - اس کو زمانه هوا - لیکن اِس کي خبر نه تهي که آپ نے اسقدر زبردست اسلامي و ملکي خدمت اپنے ذمے لیلي هے - قیام انگلستان کے طولاني هونیکے باعث میں هندوستان کي خبروں سے و نیز بهت سے ضروري امور سے نا واقف رها - لیکن آپ کے اخبار سے نا واقفیت کا افسوس هے اور خواهش هے که گذشته تمام نمبروں کا مطالعه کروں اور آئنده با قاعده مطالعه کیا کروں -

میں سچے دل سے اعتراف کرتا هوں که آپ ایک روشن ضمیر محب ملت اور اُلو العزم مصلح قوم هیں - آپ کے زور قلم سے اور اعلے مضامین سے دل کو ایک عجیب روحاني غذا میسر هوئي - هم لوگ پرائیوٹ (بلا اعانت غیرے) ایک هلال احمر مرتب کر کے اور انگلستان کي تعلیم سے چند دنوں کے لیے اپنے تعلقات منقطع کر کے قسطنطنیه میں مقیم هیں ' اور تقریباً ایک ماه سے مجروح ترک سپاهیوں کي خدمت کا شرف حاصل کر رهے هیں - خدا کے فضل و کرم سے میرے رفقا شیر دل مسلمان هیں اور جس حسن عقیدت و جوش کے ساتهه وه یهاں پر تشریف لاے هیں ' هر طرح قابل ستایش هے -

پوري پارٹي کے نام معه پته حسب ذیل هیں :—

(١) نواب سید محمد حسین صاحب بي - اے (آکسن) حیدر آباد دکن -

(٢) سید آل عمران صاحب - اکسفورڈ - رئیس نگینه ضلع بجنور

(٣) سید عبد الحق صاحب اکسفورڈ - حیدر آباد

(٤) ڈاکٹر عبد الخالق سلیم صاحب لندن - مصر

(٥) سید حسن عابد جعفري اکسفورڈ - اگره

هماري مختصر پارٹي کا خیر مقدم ترکي اخبارات نے سچي اخوت اسلامي کي شان کے مطابق کیا جس کے هم نهایت درجه ممنون هیں اور بصد افتخار اعتراف کرتے هیں -

(حیدر پاشا خسته خانه) یعني ملیٹري هسپتال میں کام همارے سپرد کیا گیا هے اور ایسے اعلی و با اقتدار مقام پر هماري خدمات کا انجام دینا تشکر طلب هے -

مجهے اس امر سے دوني مسرت هو رهي هے که نه صرف مسلمانان هند جوش دکها رهے هیں ' بلکه دیگر اهل وطن اقوام بهي داد شرافت دیکر حق همسایگي ادا کر رهي هیں -

مجهے خیال نهیں پڑتا که اس واقعه جنگ سے پہلے کبهي کسي دوسرے موقع پر اسلام و دیگر هندوستاني مذاهب میں اس درجه میل هوا تها - خدا کرے یه میل قایم رهے اور اس میں دن دوني رات چوگني ترقي هو -

ترکي کا کیا حال لکهوں ؟ دل بیٹها هوا هے ترک جتني ترقي کرتے هیں ' دیگر اسباب کے باعث اُتنے هي پیچهے هٹتے هیں - فوجي اقتدار تو خاک میں ملگیا - اب سواے دوسري جنگ کے جس میں ترک فتح مند هو جائیں ' یه اقتدار حاصل هونا ممکن نهیں هے -

صلح كي خبريں گرم هيں مگر قراين سے صلح نظر نہيں آتي كيونكه ايک نيا اقتدار روز بروز بڑهتا جاتا هے -

گذشته چند دنوں سے تركوں كي كاميابيوں كي خبريں وصول هو كر مسرت هوتي هے - شتلجه پر عرب' اناطولي' كردي' اور ارض روم كے شير صفت سپاهي آ جمے هيں' اور لڑائي كے لئے همه تن مشتاق هيں - اُميد هے كه ابكي جنگ ميں ترک پلونا سے زياده حسن كارگذاري دكهائيں گے - آمين -

براہ كرم اس عريضه كو اپنے اخبار ميں جگهه عنايت فرمائيگا - ممكن هوا تو ميں اپني پارٹي هلال احمر كي (جو هندوستان كا پهلا هلال احمر هے) تصوير بهي بغرض اشاعت ارسال كرونگا - عديم الفرصتي كي وجه سے مختصر عريضه كي معافي چاهتا هوں - انشاء الله بشرط فرصت مفصل عريضه لكهونگا - و السلام

سيد حسن عابد جعفري - (آگره)

مقيم آكسفورڈ - انگلستان (حال وارد قسطنطنيه)

دول يورپ كي آخري يادداشت

— * —

انگلستان كے اصلي جذبات تركي كے متعلق

— * —

مقامي معاصر استيٹسمين لكهتا هے :

" تركي كي التواے جنگ كي پاليسي گو منقسمه نقشے كے خلاف بارها نهايت كاميابي كے ساتهه استعمال كي جاچكي هے' ليكن موجوده صلح كانفرنس ميں بالكل بيكار هے - بلقاني رياستيں كسيقدر صحت كے ساتهه جانتي هيں كه انكو كيا چاهيے اور انكو كسقدر ملسكے گا ؟ بحاليكه دول يورپ (خواه انكا مابعد كا اختلاف كچهه هي هو) اس آرزو كي تصديق كي آرزومند هيں كه تركي كے دن پورے هوگئے - گذشته زمانه ميں يورپ كے اندر هميشه باب عالي كا كوئي نه كوئي حامي و مددگار رها - ايک زمانه ميں (آسٹريا) نے اور (برطانيه) نے تركي حكومت كو (روس) كے هاتهوں بيخكني سے بچاليا - اسكے بعد روس نے (ارمنيا) كے قتل عام كي موقوفي كے ليے سلطان پر دباؤ ڈالنے كي اجازت دينے سے انكار كرديا' اور اب آخر ميں (جرمني) اس كا دوست تها - مگر يه بے قاعده اتحاد اب ختم هوگئے هيں' كيونكه اب اسكا دور گيا كه كسي طاقت كو بهي اس مريض آدمي (تركي) كے زنده ركهنے سے دلچسپي هو - اصلاح كي بابت اسكي كوششيں ناكام هوچكي هيں اور اسكي فوجي طاقت بالكل ناقابل اعتماد هے - يورپ كے ميلان ميں يه تغير صاف طور پر اس ياد داشت كے اندر ظاهر كيا گيا هے جو دول نے باب عالي كو بهيجنے كيلئے تيار كي - هے يه اخذ كيا جاسكتا هے كه اتحاديوں كو گفتگوے صلح پر قائم ركهنے كي انتهائي كوشش كي جگهه' اُنهوں نے ايسي مراسلت مرتب كي هے' جسميں تركي حكومت بلقاني حليفوں كے پيش كرده شرائط كے مطابق صلح كرنے پر مجبور كي گئي هے -

گو ياد داشت كا مضمون اب تک ظاهر نهيں كيا گيا هے' ليكن ظاهر هے كه صرف ايک هي مشوره هے جو طاقتيں ديسكتي هيں - وه يهي بتا سكتي هيں كه اگر تركوں نے ادرنا نوپل كي حوالگي نامنظور كي تو پهر جنگ ضرور شروع هو جائيگي' اور اگر جنگي كارروائياں دوباره شروع هوئيں تو باب عالي كو ضرور نتيجه منظور كرنا پڑيگا -

يه امر فراموش نهيں كرنا چاهيے كه هنگامي صلح تركي حكومت كو دول سے اپيل كرنے كے نتيجه كے طور پر عطا كي گئي تهي - يه صحيح هے كه بلغاريا جنگ كي موقوفي كے منظور كرنے كے ليے تيار تهي' ليكن جنگي كارروائياں' دول يورپ كے عمده دفتروں كے ذريعه سے ملتوي هوئي هيں - اور صاف يه هے كه اگر ترک هتياروں سے ايک بار پهر درخواست كرنے كے ليے كافي حد تک بيوقوف هيں' تو دول عظمى كي طرف سے پهر كوئي مداخلت نه هوسكے گي [كاش يورپ تركي كو بے وقوف بننے كيلئے چهوڑدے اور عقلمند بننے كيلئے دباؤ نه ڈالے - الهلال]

جنگ آخر تک ضرور لڑي جائيگي اور اگر نتيجه نه صرف (ادريا نوپل) بلكه قسطنطنيه كي بهي گرفتاري هوا' تو پهر تلوار كے فيصلے كي اپيل نهيں كي جاسكے گي - هم معقول طور پر قياس كرتے هيں كه جو پيغام دول كي طرف سے باب عالي كو بهيجا گيا هے وه انهي خيالات پر مبني هوگا - يادداشت كے ساتهه هي ساتهه رياستهاے بلقان كي طرف سے اعلان جنگ بهي كر ديا جايگا اور اگر باب عالي نے دول عظمي كے ديے هوے مشوره كو ماننے سے انكار كيا تو فوراً جنگ شروع هو جائيگي - اسليے صلح اور جنگ كي ذمه داري معاملات قسطنطنيه كي كمزور اور ضعيف الاخلاق بر سر حكومت گورنمنٹ پر عائد هوتي هے - شكست كا آزادانه اعتراف اب بهي تركوں كيليے قسطنطنيه اور اسكے اطراف كے ممالک كو چهوڑ ديگا - يه قطعي هے كه جنگ كے دوباره چهڑ جانے كا نتيجه يه هوگا كه اسلام هميشه كيليے يورپ سے جلاوطن كرديا جائيگا اور پهر اگر قسمت موافق هوئي تو زياده سے زياده يه هوسكتا هے كه سلطنت كي جو قاش اس وقت بلقاني اتحاد دے رها هے' اس سے كسي قدر لنبي قاش تركي كے هاتهه آجاے - مسئله صلح و جنگ كے طے كرنے كے ليے تركي حكومت كا ايک فوجي مجمع كو مدعو كرنا اس امر كا ثبوت هے كه ذمه دار وزراء اپنے فرائض كي ادائگي سے اب افسوس ناک اجتناب كر رهے هيں -

اس قسم كے قومي مجمع كو تمام واقعات كا مالک نهيں بنايا جاسكتا اور نه وه معقول نتيجه تک پهنچ سكتا هے - يه غير ممكن هے كه حب وطن اور جهالت كي وجه سے قومي مجمع كے ممبر اپنے ملک كي قسمت كو خطره ميں ڈالنے كا فيصله كر ليں' حالانكه وزراء ايسے وقت ميں اپني ذمهداري پر اگر كام كرتے' تو جنگ بلقان جيسي ايک شرطيه كچل ڈالنے والي شكست كے بعد ضرور تها كه دانشمندانه طريقه پر طريق رضامندي اختيار كر ليتے -

تمام حالات و قياسات اور معلومات و تقابل اس يقين كيليے مجبور كرتے هيں كه اب تركوں كي كاميابي كا موقعه مشكوک هے - تركوں كي شكست صرف ايک هي سبب سے نه تهي - جسكا تدارک كيا جاسكے' بلكه ايک علم غير مستعدي كا نتيجه تهي - فوج ميں آدميوں' ساز و سامان جنگ' اور باقاعده تشكيل (آرگنائزيشن) تينوں باتونكي كمي تهي - فوج كا بيشتر حصه ايسے نو اموز اشخاص پر مشتمل تها جنهوں نے كبهي رائفل كي صورت تک نهيں ديكهي تهي - انكے پاس سامان جنگ كچهه بهي نه تها. اور انكے افسروں ميں موجوده جنگ كے وسيع مقابلے ميں آدميوں كے جم غفير كو لڑانے كي قابليت نه تهي - موجوده حالت ميں ان نقصانات كي تلافي كي كوشش محض بے سود اور ايک خالي از اُميد كوشش هوگي -

تاهم جنگ كے طرفدار غالباً تركي سپاهي كي اس قابليت پر اعتماد كرتے هيں جو وه گذشته زمانه ميں مدافعت كے وقت تحمل كے ساتهه ثابت قدم رهنے ميں ديكهاچكا هے اور يه اُميد كيجاتي هے كه بلقاني اپني تمام طاقت ناممكن الانتخير مقامات ولا حاصل حملوں ميں صرف كرچكے هيں - ليكن جو اعتماد كه ان خيالات پر مبني هوگا وه غالباً نا اُميد ثابت هوگا -

بلغاریوں کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ خط (شتلجا) میں اسوقت اسی قدر مضبوط ہیں' جسقدر کہ ترک ان جنگی تدبیرات کے بعد سے مضبوط ہیں' جو گذشتہ چند ہفتوں کے اندر نہایت محنت اور مشقت اٹھاکر ترک جنرلوں نے انجام دی ہیں -

التواء کی دانشمندانہ پالیسی کی پیروی بلغاری بھی اسیطرح کرسکتے ہیں جسطرح کہ ترک - اسلیے اگر آئندہ جنگ ہوئی تو ترک (پلونا) میں (عثمان پاشا) اور انکی فوج کے سے بہادرانہ کارناموں کا مقابلہ کرسکینگے لیکن غالباً نتیجہ پھر بھی کامل سپردگی ہوگا -

تا ہم ممکن ہے کہ ترکی حکومت میں دانشمندی اس سے کم ودیعت کی گئی ہو جسقدر کہ قومی مجلس میں ہے' اور یورپ کے ارباب سیاست کی تنبیہ کو جو خود غرضانہ مقاصد کی طرف سے القاء نہیں ہوئی ہے بلکہ محض مخلصانہ' نہ پھینکدیا جاے - مصیبت زدہ انسانیت کے مصالح کے لحاظ سے ہر شخص یہ اُمید رکھے گا مگر اسی وقت تک' جب تک کہ پانسا نہیں پھینکا گیا ہے -

[ہم نے اس مضمون کا ترجمہ اس خیال سے درج کیا ہے تاکہ ناظرین انگلستان کے موجودہ جذبات و خیالات اور اُس مسیحی اتحاد کا اندازہ کرسکیں' جو ترکوں کے خلاف اس وقت پورے استحکام سے کام کر رہا ہے - جس کھلے تعصب اور معاندانہ خیالات کا اسمیں اظہار کیا گیا ہے' اسکے رد کی ضرورت نہیں - الہلال]

التواے جنگ کے بعد

— * —

فریقین کی حالت

— * —

(از مراسلہ نامہ نگار "ٹائمس" متعینہ قسطنطنیہ)

میری گذشتہ چٹھی میں اسکی تشریح کی جاچکی ہے کہ چتلجامیں بلغاری اور ترکی مجالس کے درمیان صلح کی گفتگو کی بابت کوشش جاری تھی - میرا یہ دعوی اخر کار صحیح نکلا کہ التواے جنگ باوجود سخت ترین شرائط کے بھی ضرور منظور ہوگا اور جسکی ابتدا بلغاریوں کی طرف سے ہوئی - میرا یہ قیاس اس وجہ سے تھا کہ بلغاریوں کو اس جنگ میں گمان و امید سے زیادہ نقصان اٹھانا پڑا' جسکا یورپ کو خیال بھی نہ تھا - بلاشک بلغاریوں' سرویوں' اور مانٹی نگریوں کے لئے یہ ضرور تھا کہ وہ اس چیز کے لیے ہنگامہ برپا کرتے' جسکو یوروپین اصطلاح میں "فتح کا نتیجہ" کہتے ہیں - ایک مناظرہ کرنے والے کے خیال میں " فتح کے نتیجہ " کے یہ معنے نہیں ہیں کہ تم ایک چیز کو پسند کرتے ہو' اسلیے اسپر دعوی کرو' بلکہ جس چیز کو تم لڑ جھگڑ کر کسیطرح حاصل کرلے سکتے ہو' وہی تمہارا اصلی حق اور جنگ کی فتح ہے -

میرے خیال میں یہ بہتر ہے کہ پہلے بلغاریوں کی بابت بیان کیا جالے - تیسری دسمبر منگل کے دن (جس روز کہ التوائے جنگ پر دستخط لئے گئے ہیں) بلغاریوں کے سامنے دو اہم مسئلہ پیش تھے :

(١) ایڈریا نوپل کی تسخیر' جو اول درجہ کا قلعہ ہے اور شروع جنگ سے انکے خلاف قائم ہے - اس قلعہ کی تسخیر کی کوشش میں انکے تیس ہزار سے زیادہ سپاہی کام آئے اور جسکا عوض انکو یہ ملا کہ محصور فوج کے متواتر اور کامیاب حملوں نے انکا ناک میں دم کردیا - بالاخر سخت مجبور اور لاچار ہو کر اسکا خاتمہ التواے جنگ کی صورت میں کیا گیا -

(٢) خط شتاجا کی تسخیر -

بلغاری ناکامیابی

ترکوں کی قدرتی طاقت تمام دنیا میں مشہور ہے - ممکن تھا کہ بلغاری اسکی تسخیر کے اہل سمجھے جاتے' اگر وہ اپنی اول فتوحات کے بعد انکا تعاقب جاری رکھہ سکتے - پہلی نومبر کے بعد بلغاری فوج باوجود طرح طرح کے ارادوں اور منصوبوں کے تھریس سے آگے نہ بڑھ سکی - چھہ روز کی رسد رسانی کا طریقہ جس پر وہ بہت نازاں تھے' بالکل ناکامیاب ثابت ہوا' جبکہ انکو دہ روزہ جنگ کے لیے رسد رسانی کا انتظام کرنا پڑا - نیز اس موقع پر رسالہ بھی ناکامیاب ثابت ہو چکا تھا - ایسے نازک وقت میں انکی ناکامیابی کی وجہ سے یقین کرنا چاہیے کہ شتلجا انکے ہاتھہ سے نکل گیا' جو انکو فتوحات برابر جاری رکھنے کے بعد ضرور مل سکتا تھا -

اب بلغاری ذرائع سے یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ وہ حملہ جو بلغاریوں نے ١٨ نومبر کو شتاجا پر کیا تھا' ایک محض ظاہری حملہ نہ تھا' بلکہ اسمیں ترکی مورچوں کو زک پہنچانے کی حتی المقدور پوری کوشش کی گئی تھی - یہ حملہ قریباً سب سے بڑا اور سخت حملہ تھا جو انھوں نے لڑائی جاری ہونے کے وقت سے اب تک کیا ہے - اسکے بعد ترکوں کو یہ بات معلوم ہوگئی کہ جسوقت تک ہم اپنے مورچوں کے اندر ہیں' ہم کو غنیم کا توپخانہ یا پیدل پلٹن' دونوں میں سے ایک بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے - اگر اس حملہ میں جیسا کہ اوپر بیان ہوا' بلغاریوں نے پوری طاقت صرف کی تھی' تو اس عقدے کے حل میں اب کوئی دقت باقی نہیں رہتی کہ ترک جنگ کے لیے بالکل طیار تھے اور انکا لڑائی جاری رکھنے کا ارادہ مصمم تھا - ورنہ ظاہر ہے کہ التواے جنگ کے کاغذ پر دستخط کر دینے کے بعد اگر وہ فارغ البال ہوچکے ہوتے تو بے خبر ہوکر بیٹھہ رہتے' اور بلغاریا اپنے اس آخری شدید ترین حملے میں ضرور کامیاب ہو جاتی -

سرویا

واقعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ سرویا برخلاف بلغاریوں کے جنگ بلقان میں زیادہ قابل تعریف ہے - بلغاریوں نے ہجوم کے وقت غیرمعمولی بندوبست کی کوشش کی' کیونکہ انکا موجودہ انتظام اس موقع کے لئے ناکافی تھا اور اگر سروی اس موقع پر رسد اور گولہ بارود سے انکی مدد نہ کرتے تو غالباً ترکوں کے مقابلہ میں انکے تمام منصوبے خاک میں ملجاتے - باوجود بلغاریا کے ضرورت کے موافق سپاہ اور رسد کے مہیا کرلینے کے' سرویوں نے غیرمعمولی کامیابی اور تیزی کے ساتھہ اپنے فرض کو ادا کیا - اسمیں شک نہیں کہ (علی رضا پاشا) نے مورچوں کے انتخاب میں بڑی ہوشیاری سے کام لیا تھا اور پوری شاندار مدافعت کی' مگر بالاخر اسکی سپاہ کو اپنے غدار عیسائی سپاہیوں کے فریب کی وجہ سے سروین فوج کے انتظام کے سامنے ہار ماننی پڑی - سرویوں کو بھی اِن لڑائیوں میں بے حد نقصان اُٹھانا پڑا' لیکن انکا نقصان نسبةً بلغاریوں کے اُس نقصان سے کم ہوا' جسکے زخموں سے وہ تھریس کے میدان میں چور ہوچکے ہیں -

مانٹی نیگرو

مانٹی نیگرو کی کامیابیوں کا اندازہ کرنے سے پہلے اسکا خیال کر لینا ضروری ہے کہ وہ ایک جنگجو قوم مشہور ہے - جس چیز نے اسکو اس جنگ پر آمادہ کیا وہ ترکوں کے خلاف اسکی پرانی دشمنی کا اظہار تھا اور اسکا نتیجہ ظاہر ہے - وہ ایک حیرت انگیز قربانی کے بعد ایک سرحدی مورچہ پر قابض ہونے میں حسب کامیاب ہوئے' تو انھوں نے سقوطری پر قبضہ کرنے کے خیال سے بے دریغ قدم آگے بڑھا دیے -

اس احمقانہ خیال کے پورا کرنے میں (جسنے انکو جنگ پر آمادہ کیا تھا) وہ صرف ناکامیابی کا منہہ دیکھنے ہی پر مجبور نہیں ہوے' بلکہ مثل بلغاریوں کے ترکی محصور فوجکے متواتر اور کامیاب حملوں نے انکی بھی اچھی طرح خبرلی - شروع جنگ سے اسوقت تک یہ بات راسخ ہوگئی ہے کہ وہ سوائے لڑنے کے اصلی فنون جنگ سے محض ناواقف ہیں -

اب میں کچھہ یونانیوں کي بابت بیان کرونگا - جو کچھہ هونا تھا هوگیا اور سب لوگ سن چکے - یونانیوں نے اس جنگ میں بہت کچھہ کیا هے - انھوں نے ترکوں کے مقابلہ میں مستقل مزاجي کا ثبوت دیا اور سالونیکا پر قابض هوگئے - انکي سپاہ (اینوس) اور (ڈیڈچچ) میں پہنچکر دیپائرس کے خط سرحدی پر ناکہ بندي کرنے میں بھي کامیاب هوگئي' جسکي وجہ سے ترکوں کا سخت نقصان هوا - کسي کا یہ خیال بھي نہ تھا کہ یونانیوں کي ترکیب اس جنگ میں ایسي مفید ثابت هوگي - انکي کامیابي سے همکو ایک سبق ملتا هے کہ وہ شے جسکو هم ایک وقت حقیر اور غیر مفید سمجھتے هیں' کیا معلوم کہ دوسرے وقت ایک نہایت هي مفید شے ثابت هو - اس محنت کا نتیجہ جو یوناني جنرل اسٹاف نے اپنے فرائض کي ادائیگي میں برداشت کی' اسوقت همارے سامنے هے - یوناني بحري اور بري فوج (بالٹک فیڈیریشن) کا نہایت عمدہ جزو هے - دوسري ریاستوں کے مقابلہ میں انکا سب سے کم نقصان هوا - شاید کل تین هزار آدمیوں کا - گو وہ بھي اصلي معنوں میں اچھوتي نہ رهي' لیکن اسکو ترکوں کے امیدوں کے بالکل خلاف فتح هوئي - اسکے بیڑہ کو انگریزي افسر نے تعلیم دي تھي - کبھي کسیکا خیال بھي نہ تھا کہ یوناني فوج مقدونوي بندرگاهوں پر قابض هوسکے گي - سب سے پہلے یوناني فوج سالونیکا میں داخل هوئي' جسکي وجہ سے بلغاریوں اور سرویوں میں حسد کي آگ شعلہ زن هے -

[لیکن اس تحریر کے بعد کي جنگوں میں یونانیوں کا نہایت شدید نقصان هوا' جسکا مجبورانہ اعتراف اب ایتھنز میں بھي کیا جارها هے الهلال]

ترکي کي حالت

اگر یہ قیاس ٹھیک بھي هو کہ اسوقت ترکوں کي نصف قوت کا خاتمہ هوگیا هے تو بھي وہ اسوقت بلقاني ریاستوں کے مقابلہ کے لیے پوري طرح مضبوط هیں - یہ اس موقع پر اپنے مورچوں میں محفوظ رهکر غنیم کو متواتر اور مستقل نقصان پہنچانے کیلیے کامیاب حملہ کرینگے اور فوج کي صورت ظاهري سے نسبتاً زیادہ کامیاب ثابت هونگے - اگر بالفرض یہ لڑائي چھہ مہینہ اور جاري رهے' تو ترکوں کو خطوط شتلجا کي صرف چند میل زمین اور چھوڑدیني پڑیگي - غالباً اس فوج کي رسد کے اخراجات جو اسوقت شتلجا اور دردانیال میں جمع هوئي هے' اسقدر کم هیں کہ اسوقت تک شاید هي دنیا کي کسي فوج کے هوئے هوں - ترکي سپاهي کہتے هیں کہ هم کو آدھي روٹي اور ایک پیالہ پاني کي ضرورت هے اور بس - برخلاف اسکے دشمن کي فوج کے میدان میں موجود هونے کي وجہ سے انکي ریاستوں کا دیوالہ نکلنے کا وقت آرها هے - پھر اس نقصان کا تو ذکر هي کیا هے جسکا نتیجہ قوم کے بڑھے هوے میلان جنگ کی شکل میں ظاهر هوجائیگا یعني موسم سرما کے وہ مصائب' جنکي منادي ایشیائي هیضہ حال هي میں اپني برباد کن صدا سے کرچکا هے -

ان تمام واقعات کو دیکھکر بھي اگر ترک اپنے مفید مطلب شرائط حاصل کرنے میں کوتاهي کریں' تو انکے لیے اس سے زیادہ اور کیا بدنصیبي هوسکتي هے ؟ یہ انکو معلوم هے کہ مقدونیہ همارے قبضہ سے نکل چکا هے اور وہ اس سرکش ورثے کے هاتھہ سے نکلجانے پر زیادہ رنجیدہ بھي نہیں هیں - وہ اسوقت بھي (ڈیڈچچ) پر ترکي قبضہ قائم رهنے کے لیے گفتگو سے صلح میں زور دیر هے هیں' وہ جینینا اور سقوطري' دونوں کی قرباني پر رضامند هو جائینگے اگر ترکي سپاہ کو فوجي اعزاز کے ساتھہ کوچ کرنیکي اجازت ملجائے اور آیندہ سرحد بندي کے وقت ایڈریا نوپل پر انکا قبضہ رهے - بلقاني ریاستوں کے مصالح پر گفتگو کرتے هوئے میرا ذاتي خیال یہ هے کہ انکي سخت بیوقوفي هوگی اگر وہ صرف ایڈریا نوپل کیلیے جسکو وہ باوجود حیرت انگیز قربانیوں کے ابتک زیر نہ کرسکے' پھر دوبارہ مصائب جنگ میں گرفتار هوں - یہ همیشہ یاد رکھنا چاهیے کہ زمانہ حال (خاصکر یورپ) کي اصطلاح میں اصلي فتح کا اندازہ صرف اس سے کیا جاتا هے کہ کسقدر جانیں تلف هوئیں' اور کسقدر مالي نقصان هوا ؟ ریاستوں کو اب صرف ان اسباب پر غور کرنا چاهیے کہ (کونسل چیمبر) یعني سر ایڈورڈ گرے همکو اس سے زیادہ اور کیا دلا سکتا هے' جس قدر کہ همکو جان و مال کي قرباني کے بعد ملنے کي امید هو ؟ اسوقت یہ سوال ٹھیک ویسا هي هے' جیسا کہ سات برس پیشتر سنہ ١٩٠٥ع میں جاپانیوں کو جنگ مکڈن کے بعد پیش آیا تھا' جبکہ تمام دنیا کا خیال تھا کہ جاپان روس سے بچے بچائے گوشت کا آخري لقمہ بھي حلق سے جبراً نکال لیگا اور یا پھر ناکامیابي کي حالت میں وہ هاربن کي طرف کوچ کردے گا -

بلغاریوں' سرویوں' اور مانٹي نگریوں کي بھي اس موقع پر وهي حالت هے - جاپانیوں نے بڑي جانچ پڑتال کے بعد اسکا فیصلہ کیا کہ یہ موقع هاربن کي جانب بڑھنے کا نہیں هے' جسکي وجہ سے وہ نسبتاً نقصان میں رهینگے - اگر بلغاري بھي اسوقت اسي دانشمندي سے کام لیں تو امید هے کہ وہ سرحد شتلجا پر قابض هونے کے جنون میں ایک انساني جان یا ایک کارتوس بھي گذرانا پسند نہیں کرینگے - [یقیناً ایسا خیال بلغاریا کیلیے جنون هے' بشرطیکہ انگلستان کي وزارت خارجہ کا دماغ محفوظ و مصئون رهے - الهلال]

برطانیہ بلغاریا و سرویا کي دیرینہ دوست هے

— * —

(مسٹر جے هارڈ وهائٹ هارس) نائینٹینتھ سنچري کے آخري نمبر میں موجودہ جنگ پر ایک مضمون لکھتے هوے لکھتے هیں :

" برطانیہ عظمی اسوقت (بلغاریا) اور (سرویا) کي دیرینہ دوست هے' اسلئے کہ هم اس شخص (مسٹر گلیڈسٹون) کے همو طن هیں' جسکي قدر آج بھي اسیقدر هے جسقدر کہ اُسوقت تھي' جبکہ وہ انکے دشمنوں (یعني ترکوں) کے برخلاف گرجتا تھا - قومي محبت ایک ایسا خزانہ نہیں هے جو آساني سے حاصل هو سکے "

خـــون نـاحـق

— * —

یورو پین اقوام اسلام اور مسلمانوں کو صفحۂ دهر سے مٹانیکے لئے دوستي کے پردہ میں خفیہ سازشیں کر رهي هیں - اگر آپ اس سربستہ راز کا پورا پورا انکشاف چاهتے هوں تو کتاب خون ناحق کا مطالعہ کیجئے - جسمیں سواحل طرابلس پر اٹلي کے خونین کارناموں کو ایسي دل هلادینے والي صورت میں پیش کیا گیا هے جسے ایک نظر دیکھتے هي یوروپین چالوں کي بھول بھلیاں میں پہنچکر انسان محو حیرت هو جاتا هے - خان بهادر لسان العصر مولانا سید اکبر حسین صاحب جج اله بادي مد ظلہ فرماتے هیں " خون ناحق بہت عمدہ مجموعہ مضامین کا هے - اس سے ظاهر هوتا هے کہ دنیا میں اس جنگ کي نسبت کیا خیالات تھے - اور مسلمانوں کے دلوں پر کیا گذرتي تھي - نہ یہ زمانہ رہ جائیگا نہ یہ لوگ رہ جائینگے لیکن هسٹري کے ورق حالات گذشتہ کا آئینہ رهینگے " اور بہت سے بزرگوں اور سیکڑوں اخباروں نے تعریفیں کي هیں - لکھائي چھپائي میں بقول فاضل اڈیٹر الهلال آجکل کي بہتر سے بہتر مطبوعات بھي اسکا مقابلہ نہیں کرسکتیں' تقطیع ٢٠ - ٣٠ کلاں - ضخامت ١٢٨ صفحے - قیمت مجلد ایک روپیہ چار آنہ غیر مجلد ایک روپیہ - ملنے کا پتہ :—

محمد انوار هاشمي - مدیر مکتبہ قادریہ

لال کورتي - میرٹھہ

ادبیات

—:o:*:o:—

قطرات اشک

—:o(*)o:—

اے مسلمان ' نکل خون کا محضر لیکر گرم فریاد ہو پھر ہات میں خنجر لیکر
ہاں ' نکل سینہ میں امیدونکا محشر لیکر یہ سکون ہستی میں ظالم دل مضطر لیکر !

کھینچ وہ نالہ کہ پیدا ہو شرر دامن میں
آگ لگجائے تری شمع کے پیراہن میں

سینۂ طور جسے سن کے دھل جاتا تھا لیکے وہ بار امانت تو سنبھل جاتا تھا
لن ترانی کی صدا سن کے مچل جاتا تھا ایک جلوہ کے لیے آگ میں جل جاتا تھا

جستجو کی وہ مگر تیری ادائیں نہ رہیں
ذوق آلود وہ پر درد صدائیں نہ رہیں

ساز توحید کا اک نغمۂ بیتاب تھا تو تھا گہر ' لیک زمانے میں نہ کمیاب تھا تو
مثل نرگس نہ کبھی شیفتۂ خواب تھا تو سرعت برق تھا تو ' ہستی سیماب تھا تو

نہ ہوا جس کے لیے اُف ' در خیبر بھاری
نظر آتا ہے اوسی ہات میں خنجر بھاری

کیا ترا بیعت رضواں میں یہی پیماں تھا ؟ کیا یہی درس علی و عمر و عثماں تھا ؟
یہی اسلام تھا پہلے بھی ' یہی ایماں تھا ؟ کیا بشہ یثرب و بطحی کا یہی فرماں تھا ؟

جا ' نکل ' تو ہے مذلت کا اگر متوالا
تیرا محتاج نہیں گنبد خضرا والا

منتشر میری نوا صورت نکہت ہو جائے ہر جراحت کا نشاں دیدۂ عبرت ہو جائے
دل بیتاب مری زیست کی لذت ہو جائے کلفت درد مجھے مایۂ عشرت ہو جائے

خط تقدیر مٹادوں ترے در پر گھس کر
خاک ہوجاؤں تری راہ کی میں پس پس کر

(نیاز محمد خاں " نیاز " فتح پوری)

غزل

—: * :—

غضب ہے کہ پابند اغیار ہوکر مسلمان رہجائیں یوں خوار ہوکر
سمجھتے ہیں سب اہل مغرب کی چالیں مگر پھر بھی بیٹھے ہیں بیکار ہوکر

* * *

اُٹھے ہیں جفا پیشگان مہذب ہمارے مٹانے پہ تیار ہوکر
تقاضائے غیرت یہی ہے عزیزو ! کہ ہم بھی رہیں اُن سے بیزار ہوکر

* * *

ابھی تمکو سمجھے نہیں اہل مغرب بتادو اُنھیں گرم پیکار ہوکر
فریب و دغا کے مقابل میں تم بھی نکل آو بے رحم و خونخوار ہوکر
کہیں صلح و نرمی سے رہجائے دیکھو نہ یہ عقدۂ جنگ ' دشوار ہوکر

* * *

یہ ترک و عرب ٹھان لیں اپنے دل میں رہینگے نہ محکوم کفار ہوکر
وہ ہمکو سمجھتے ہیں احمق جو حسرت وفا کے ہیں طالب دل آزار ہوکر

(حسرت موہانی)

مراسلات

مسلم لیگ

اور اینده جلسے کے صدر کا انتخاب

—○: * :○—

جناب اڈیٹر صاحب السلام علیکم -

هندوستان کے روشن خیال مسلمانوں میں بہت کم لوگ ایسے هونگے جو آینده اجلاس لیگ کے لئے آنریبل میاں محمد شفیع صاحب بیرسٹر ات لا لاهور کے انتخاب کو استحسان کي نظر سے دیکھینگے - برخلاف اسکے کچھہ تعجب نہیں که اس عجیب و غریب انتخاب سے وہ بدگماني جو لیگ کي جانب سے قوم میں پھیلي هوئی ہے مضبوطي کے ساتھه دلوں میں بیٹھه جاے - ابھي سے مخالفت کي صدا بلند هوچلي ہے - اخبار امپائر کلکته مورخه ۲۱ جنوري اور امرتا بازار پترکا کلکته بمورخه ۲۳ جنوري کے مطالعے سے معلوم هوسکتا ہے که عوام تو عوام بہتیرے انگریزي خوانوں تک کو آنریبل موصوف مسلمان بادشاہ گذر چکے هیں ' کوئي نه کوئي بھي اپني رعایا کے لیے تعلیم کو جبري کردیتا - چونکه ایسا نہیں هوا ' اسلیے اسلام کے رو سے تعلیم میں جبر محض ناجائز اور حرام ہے - اسي اجلاس میں آنریبل مسٹر مظہر الحق نے بھي ایک امر یعنی " مسلمانوں کي طرفسے کونسل میں علحده نمائیندگي " میں قومي جذبات کے خلاف اپني راے ظاهر کي تھي - لیکن سلیقے کے ساتھه - صاف طور پر کہدیا تھا که " یه راے میري ذاتي راے ہے' عام مسلمانوں کے خیالات اسکے برعکس هیں " پھر بھلا مسلمان مسٹر شفیع کي مخالفت نه کریں تو کیا کریں ؟

کیا لیگ کے سکریٹري صاحب یا اُسکے ممبران کونسل اتنا نہیں سمجھتے که قوم خدا کے فضل سے اب وہ قوم نہیں رهي جو اُنکے هاتھوں کٹ پتلي بنکر رہے ؟ قوم میں صاحب فہم و تمیز لوگوں کي کمي نہیں - ڈاکٹر محمد اقبال بي - ایچ - ڈي - میجر حسن بلگرامي -

فکاهات

مسلم لیگ

جناب لیگ سے میں نے کہا که " اے حضرت ! * کبھي تو جاے همارا بھي ماجرا کہیے
کلیم طور په کرتے تھے عرض قوم کا حال * تو آپ شمله په کچھه حال قوم کا کہیے
معاملات حکومت میں دیجیے کچھه دخل * یه کیا که قصهٔ پارینهٔ وفا کہیے ؟
خدا نخواسته ترک وفا نہیں مقصود * هر ایک بات بانداز آشنا کہیے
عبدالتوں کي پریشانیاں بیاں کیجیے * فسانهٔ ستم و جور ناروا کہیے
دراز دستي پولیس کا کیجیے اظہار * مقدمات کے حالات فتنه زا کہیے
گذر رهي ہے یه جو کچھه که کاشتکاروں پر * یه داستان الم ناک و غم فزا کہیے
شیوع علم میں قیدیں جو بڑھتي جاتي هیں * یه کون شیوهٔ دانش ہے ' اسکو کیا کہیے ؟
سنائیے اُنھیں کچھه بحر قہر و جبر کا حال * پھر اسکے بعد ستم هاے نا خدا کہیے
برادران وطن کہه رہے هیں کیا کیا کچھه * کبھي تو آپ بھي افسانه جفا کہیے
کبھي تو رد و قدح کي بھي کیجیے جرأت * جو بات بات په هر بار مرحبا کہیے
نه هو سکے تو اشاروں میں کیجیے اظہار * وگرنه لطف تو یه ہے که برملا کہیے "

* * *

جناب لیگ نے سب کچھه یه سنکے فرمایا : * " مجھے تو خو ہے که جو کچھه کہو بجا کہیے "

[نقاد]

کي صدارت ناپسند ہے - نظر غور سے دیکھا جاے تو یه مخالفت بیجا بھي نہیں ہے - لیگ کے کونسل نے آنریبل موصوف کو صدر انتخاب کرنے میں سخت غلطي کي ہے - کل کي بات ہے که لیگ قوم کو اپني روش کے برخلاف دیکھکر اپنے قواعد و ضوابط میں مناسب ترمیم کرنے پر آماده هوگئي تھي - بلکه قومي احساس کے لحاظ سے سلف گورنمنٹ کو اپنا نصب العین بنانے پر بھي راضي هوگئي تھي - آج وہ ایک ایسے بزرگ کو اپني صدارت کي کرسي پر بٹھانا چاهتي ہے - جو پچھلے هي اجلاس میں جبري تعلیم کے متعلق قومي جذبات اور خیالات کي سختي کے ساتھه مخالفت کرچکے هیں - اور صرف اجلاس هي میں مخالفت کرنے پر اکتفا نه کي ' بلکه امپیریل کونسل میں بھي ' جہاں وہ بحیثیت نمایندهٔ جذبات مسلمانان پنجاب داخل تھے - اِسی اپنی مخالفت پر اڑے رہے - پھر دلیل کیسي معقول جسے ایک طفل مکتب تک سنکر بے اختیار هنس پڑے - که اگر اسلام جبري تعلیم کا روادار هوتا تو تیره سو برس سے آجتک کتنے هي نواب وقار الملک وغیره بہتیرے سچے بھي خواه قوم موجود هیں - جنپر قوم بجا طور پر اعتماد کرسکتي ہے - اِن لوگوں کے هوتے ایک ایسے شخص کو صدر مقرر کرنا جو ایک مفید ملت مسئلے کي متعصبانه مخالفت کرتے هوے خود اسلام پر ناروا الزام لگانے میں نه هچکچاے - حماقت نہیں تو کیا ہے ؟ بھلا ایسا شخص هندوستان کے مناسب حال سلف گورنمنٹ کا کیا خاک خاکه کھینچیگا ؟

مناسب ہے که ممبران کونسل اِس انتخاب پر قبل اِسکے که وقت هاتھه سے نکل جاے' ٹھنڈے دل سے نظر ثاني کریں - اور شخصي خوشنودي پر قومي بہبودي کو قربان نه کریں - اگر اور کوئي صاحب نہیں ملتے تو مسٹر مظہر الحق هي کیوں نه صدر بناے جائیں - جہانتک دیکھا گیا ہے انکا دامن بیجا خوشامد سے پاک ہے - وما علینا الا البلاغ -

آپکا خادم
وحید النبي خاں
کلکته

PRINTED & Published by A. K. A[illegible] The Hilal Electrical Press [illegible] 7/1 McLeod Street [illegible]

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بہادائی قیمت نقد تا حصول صحت دیجاتی ہیں

— * —

زود کن

داڑھی مونچھ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لمبے پیدا ہوتے ہیں - ۳ تولہ دو روپے

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا نزلہ و زکام سے بچاتا ہے شیشی خورد ایک روپے آٹھ آنہ کلاں تین روپے

حب قبض کشا

رات کو ایک گولی کھانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض ہو دور ۳ درجن ایک روپیہ

حب قائممقام افیون

انکے کھانے سے افیم چانڈو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ہیں فیتولہ پانچ روپے

حب دافعہ سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاری رہنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام - دو روپے

روغن اعجاز

کسی قسم کا زخم ہو اسکے لگانے سے جلد بھر جاتا ہے بدبو زائل - نا سور - بھگندر - خنازیر کے گھاؤ - کاربنکل زخم کا بہترین علاج ہے - ۶ تولہ دو روپے

حب دافع طحال

زردی چہرہ - لاغری کمزوری دور مرض تلی سے نجات - قیمت دو ہفتہ دو روپے

برأالساعة

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشی چار سو مریض کے لئے ایکروپے

دافع درد کان

شیشی صدہا بیماروں کے لئے - ایکروپے

حب دافع بواسیر

بواسیر خونی ہو یا بادی ریحی ہو یا سادی - خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک - قیمت ۲ ہفتہ دو روپے

سرمہ ممیرہ کرامانی

مقوی بصر - محافظ بینائی - دافعہ جالا - دھند - غبار - نزول الماء - سرخی ضعف بصر وغیرہ - فیتولہ معہ سلائی سنگ یشب دو روپے

جوہر عشبہ مغربی
مع چوب چینی وغیرہ

جس کو انگریزی میں سارسپریلہ کہتے ہیں

جن امراض کا عروج شد و مد سے سلطنت جسم میں تباہی کرنیوالا ہوتا ہے انکو غروب کرنے کا آلہ (تارپیڈو) اگر کوئی ہے تو یہ جوہر ہے - جب بگاڑ خون انتہا درجہ تک پہنچکر خون کو ردی کردے اس وقت اسکو درست کرنا چاہو تو اس جوہر عشبہ کو استعمال کرو - یہ مرض کو قبرتاہی نہیں بلکہ عالم وجود سے کھوتا ہے - جوہر عشبہ انسان کے خون کو صاف کرنے کی مسلمہ دوا ہے - اسکے استعمال سے خون گندہ نہیں ہوتا - اس واسطے یہ محافظ صحت ہے - جوہر عشبہ کو میڈیکل افیسر - پروفیسر علوم طب اور حکما نے خون سے سمیت دور کرنے کا علاج قرار دیا ہے - جوہر عشبہ تبدیلی موسم کی وجہ سے جو جسم پر پھوڑے ، پھنسیاں ، دھبے وغیرہ ہوتے ہیں ان سب کو دور کرتا ہے - جوہر عشبہ خنازیر کے باعث جب زخم یا ناسور یا بھگندر یا چنبل یا سیاہ داغ جس پر سے چھلکے اترتے ہوں یا زرد آب نکلتا ہو یا خارش زیادہ ستاتی ہو یا خاص موسموں میں زخم یا جسم پر دانے پیدا ہوتے ہوں - ہوائے سرد سے سر بھاری ہو جاتا ہو یا جسم پر دھپڑ نکلتے ہوں ، سب کے لئے اکسیر ہے -

انگریزی دوکانوں اور ولایت کے تیار کردہ

عشبے بوجہ آمیزش شراب انکے تو طبعاً ناپاک دوسرے خون کو گرم کرتے ہیں کیونکہ وہ سرد ملکوں کے لئے گرم اجزاء سے بنائے جاتے ہیں -

ہمارے جوہر عشبہ و چوب چینی کی فضیلت

یہ ہے کہ یہ اس دیس کی طبائع کے خیالات کو ملحوظ رکھ کر سرد و ٹھنڈی ، جوش خون کو روکنے والی ادویہ سے مرکب کیا گیا ہے - جس سے خون میں ٹھنڈک پیدا ہوتی ہے اور جوش خون دور ہو جاتا ہے -

— * —

تجربہ کرکے دیکھ لو! { جب ہاتھ پاؤں میں سوزش ہو - جب جوڑوں میں درد ہو - جب چہرہ پر سیاہی معلوم ہو - جب ہڈیاں پھول جائیں اور رات کو درد ستائے - جب سر یا داڑھی کے بال گرنے لگیں - جب سر پر تمام پھنسیاں بننے سے گنج کی صورت بنجائے تو اسکو پینے سے تمام شکائتیں دور ہو جاتی ہیں - برسوں کے زخم ، ناسور ، بھگندر دنوں میں بھر جاتے ہیں -

— * —

بڑی مستند شہادت { اس جوہر کے موثر ، سریع العمل اور مفید ہونے کی یہ ہے - کہ موجودہ اور گذشتہ اطباء بزبان ہو کر لکھتے ہیں اگر یہ جڑی بوٹی دنیا میں ظاہر نہ ہوتی تو ہم نہیں کہہ سکتے ہزاروں مریض ہر ملک اور شہر میں لاعلاج ہوکر زندہ درگور ہو جاتے - مگر چوب چینی و عشبہ کے ظاہر ہونے سے پھوڑے پھنسیاں اور خون میں سمیت حیوانی یا نباتی سرایت کرنے سے جو زردی و موذی امراض پیدا ہوں سب دور ہو جاتے ہیں - جب تمام جسم پر خارش ہو - خراب اور مرطوب آب و ہوا میں رہنے سے بھوک بند ہو جائے - درد عرق النسا ستائے تو اسے آزمائیے -

قیمت فی شیشی تین روپے:

پتہ :-

حکیم غلام نبی زبدۃ الحکما - لاہور